ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور پاکستان

بیادگار
مولانا مفتی محمود

26 / 39

وفاق المدارس کا نتیجہ

جماعتی کارکن اتحاد و اتفاق کے ساتھ دینی و قومی خدمات جاری رکھیں

* ــــــــــــ حضرت الامیر مدظلہ کا خطاب

شمارہ ۳۹

قیمت ایک روپیہ پچاس پیسہ

۲۵ ذی قعدہ تا یکم ذی الحج ۱۴۰۱ھ
۲۵ ستمبر تا ۳۱ ستمبر ۱۹۸۱ء

نعت

مظہر تقدیم ہے دار البقا کی انتہا
ابتدا کی ابتدا ہے انتہا کی انتہا

ہے حلیمہ گود میں تیری عطا کی انتہا
تُو نے پائی ہے رضائے کبریا کی انتہا

آپؐ سدرہ سے چلے پہنچے حرم قدس تک
انتہا سے آپؐ نے کی ابتدا کی انتہا

طالب و مطلوب ہیں معراج میں باہم دگر
ہو گئی وصل خدا و مصطفا کی انتہا

پُشت پر مہر نبوّت کا یہی مفہوم ہے
آپؐ ہیں کل انبیاء سابقہ کی انتہا

آپؐ کو قرآں ملا سرمایۂ دنیا و دیں
آپؐ نے پائی متاعِ بے بہا کی انتہا

طور تک موسیٰؑ چہارم چرخ تک عیسیٰؑ گئے
عالم لاہوت تک تھی مصطفاؐ کی انتہا

آپؐ ہیں خیر البشر فخر البشر حسن البشر
آپ ہیں شہکار تخلیقِ خدا کی انتہا

روح و تن میں سلسلہ جب تک رہے انفاس
ہو نہ جائے اے زباں صلّ علیٰ کی انتہا

بے صدا و بے طلب ملتی ہے ہر نعمت یہاں
ہے مدینہ بخشش جود و سخا کی انتہا

آپؐ ہی کی ذات سے کامل ہوا دین متین
آپؐ ہی کی ذات ہے کل انبیاؑ کی انتہا

جناب کامل القادری لاہور

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور پاکستان

جلد ۲۴ شمارہ ۳۹
جمعۃ المبارک ۲۵ ذیقعدہ تا یکم ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

سرپرست
حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی مدظلہ

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

مدیر
ابو عمار زاہد الراشدی

مدیر معاون
زاہد علی بند شہری

چیف رپورٹر
راؤ منوّر احمد خاں

بدل اشتراک
سالانہ : ۶۵ روپے
ششماہی : ۳۳ روپے
سہ ماہی : ۱۷ روپے

رابطہ کے لیے
ہفت روزہ ترجمان اسلام رنگ محل لاہور
کے مطبوعات نظام علماء پاکستان

مولانا محمد شریف جالندھریؒ اور مولانا سید امین الحقؒ کی رحلت

گذشتہ دنوں ہمیں فرشتۂ اجل نے ملک کی دو قیمتی علمی و دینی شخصیتوں سے محروم کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۵ ملتان کے معروف دینی ادارہ خیر المدارس کے مہتمم اور برصغیر کے نامور عالم دین حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ تعالےٰ کے فرزند حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ حج بیت اللہ شریف کی ادائیگی کے لیے مکہ مکرمہ پہنچے کر وہاں سے اچانک خبر آئی کہ مولانا موصوف کا مکہ مکرمہ میں انتقال ہوگیا ہے اور انہیں جنت المعلیٰ میں سپرد خاک کر دیا گیا ہے۔ مکہ مکرمہ میں وفات اور جنت المعلیٰ میں قبر کی جگہ یقیناً مولانا مرحوم کی نیکی، سعادت اور ان کی دینی خدمات کی قبولیت کی علامت ہے اور ان کے لیے بلاشبہ خوش بختی کی بات ہے، لیکن ان کی مرنجاں مرنج شخصیت اور دینی و علمی مساعی سے محرومی خیر المدارس کے اساتذہ، طلبہ و منتظمین، مرحوم کے اعزہ و اقرباء اور ملک بھر کے ہم مسلک احباب کے لیے گہرے صدمے کا باعث ہے۔ مرحوم ایک نیک دل، سادہ مزاج اور باعمل عالم دین تھے۔ خیر المدارس کی انتظامی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ ملک کے مختلف حصوں میں تبلیغی اجتماعات سے ان کا خطاب علم دوست حضرات کے لیے دلچسپی کا ذریعہ تھا، لیکن اب وہ یہ سب یادیں اپنے ساتھ لے کر اللہ تعالےٰ کے حضور چلے گئے ہیں

مولانا سید امین الحقؒ طور وضلع مردان کے رہنے والے تھے۔ امام المحدثین حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے مایۂ ناز شاگردوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ عمر کا بیشتر حصہ شیخوپورہ کی جامع مسجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے بسر کر دیا۔ ذہین اور جید عالم دین تھے۔ مختلف عنوانات پر قابل قدر تصانیف ان کی یادگار ہیں۔ مسلک اہل السنۃ اور حنفیت کے دفاع سے خصوصی دلچسپی تھی۔ عصری مسائل اور تقاضوں پر بھی نظر تھی۔ سرکاری ملازمت کے تسلسل کے باوجود اظہارِ حق سے کبھی نہیں چوکے۔ جس بات کو شریعت کے خلاف سمجھا برسرِ منبر کہہ دیا۔ محکمہ اوقاف میں مختلف مناصب سے ہوتے ہوئے بالآخر صوبائی خطیب بنے اور اسی حیثیت سے ریٹائر ہو گئے اور اپنے گاؤں طور و میں طویل علالت کے بعد گذشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس دور میں جبکہ علمی و دینی محاذ پر رجال کار کا خلاء انتہائی گمبھیر شکل اختیار کرتا جا رہا ہے مولانا سید امین الحقؒ جیسی پختہ کار علمی شخصیت کا انتقال علمی و دینی حلقوں کے لیے ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ سید مرحوم حضرت اقدس مولانا احمد علی لاہوریؒ

کے خلفاء میں سے تھے اور حضرت مرحوم اور ان کے خانوادہ کے ساتھ مرحوم کا والہانہ تعلق آخر دم تک قائم رہا مولانا محمد شریف جالندھری اور مولانا سید امین الحق دونوں بزرگ آج ہم سے جدا ہو کر مرحومین کی صف میں چلے گئے ہیں اور ملک کے دینی و علمی حلقے ان کی جدائی پر سوگوار ہیں۔ اللہ تعالےٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں اور پسماندگان، تلامذہ و متعلقین کو صبر و حوصلہ کے ساتھ ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائیں آمین یا الٰہ العالمین۔

حاصلِ مطالعہ

مولانا ابوالکلام آزاد

ایک مسجد اور اسکی سادہ اور بے نقش و اشکال دیواریں مجسم وعظ و حق ہیں جبکہ امام قرآن پڑھ رہا ہو۔

اس کے نمازیوں کی صفوں کے نظارہ وحدت سے بڑھ کر کوئی خطبہ تبلیغ اور درس دلائل نہیں۔ جبکہ ایک ہی خدا کے بندے کاندھے سے کاندھا جوڑے کھڑے ہوں اور خدا کی قائم کی ہوئی اخوت دکھلا رہے ہوں۔

مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا وسیلہ فوز و فلاح ہے مساجد کے مجامع ہیں اور ان کا رشتہ جس قدر مساجد سے بڑھے گا اتنا ہی وہ اپنے تمام دینی اور دنیوی محاسن سے بہرہ اندوز ہوں گے۔ انکے درد دکھ کا علاج ہمیشہ یہیں سے ملا ہے اور اب بھی یہیں سے ملے گا۔

مادرِ علمی لاہور میں

صحت مند ادبی اور معیاری اسلامی کتب کا سب سے بڑا ادارہ

عربی کی نادر و نایاب کتب

اردو کا عظیم سرمایۂ علم و دانش

انگریزی کا بہترین لٹریچر

اور

نوادراتِ خطاطی و مصوری

تشریف لائیے

اور

پسندیدہ ذوق کی کتب کا انتخاب فرمائیے

شوروم

اسلامک پبلشنگ ہاؤس

۲- شیش محل روڈ (متصل اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی چوک) لاہور

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

پاکستان میں اسلامی دستور اور قرآنی نظام کا علمبردار، حق و صداقت کا داعی، الحاد و زندقہ اور بدکرداری کا دشمن، اسلامی نظریات عدل کا حامی اور تمام لادینی فتنوں کا جواب اپنے بلند عزائم و مقاصد کے ساتھ عرصہ دراز سے دینی، قومی اور ملکی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ نظام العلماء پاکستان کے کارکنوں اور حساس و دردمند مسلمانوں سے التماس ہے کہ وہ اس اخبار اور اس کے افکار کی نشر و اشاعت میں حصہ لیں اور اس کی اشاعت بڑھانے میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔

ہفتہ رفتہ گذشتہ — زاہد بلند شہری

مسئلہ ایف-۱۶ کی فراہمی کا

رواں سال جون کے مہینے میں پاکستان اور امریکہ کے درمیان اسلحہ کی فراہمی اور اقتصادی امداد کے لئے جو بات چیت چلی تھی وہ تا دم تحریر تکمیل کے مراحل میں ہے۔ امریکی وزارت خارجہ کے نائب وزیر مسٹر جیمز بکلے جون میں اسی سلسلے میں پاکستان آئے تھے اور انہوں نے پاکستان کے حکام سے اسلحہ و اقتصادی امداد کی فراہمی کے طریق کار پر بات چیت تھی، لیکن ابھی بات چیت ابتدائی مراحل میں تھی کہ پاکستان کے عوامی حلقوں کی طرف سے سابقہ تجربوں کی بنا پر امریکہ پر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ بڑے شہروں میں منعقد ہونے والے عوامی اجتماعات میں بھی وزیر خارجہ پاکستان جناب آغا شاہی سے یہی سوال کیا گیا کہ کیا امریکہ اس معاہدے کی پاسداری کرے گا۔

پاکستانی حکومت نے عوام کے ان خیالات اور آراء سے حکومت امریکہ پر واضح کر دیا کہ وہ اس معاہدے کو جلد از جلد عمل جامہ پہنائے، تاکہ پاکستانی عوام کے شکوک و شبہات دور ہو سکیں اور تین ماہ گذرنے کے بعد اب حکومت پاکستان کا اسلحہ کی فراہمی خصوصاً ایف ۱۶ کی فراہمی کا مطالبہ زور پکڑ گیا ہے۔ حکومت پاکستان کا مطالبہ اپنی جگہ درست ہے کیونکہ مشرقی و شمالی سرحدیں وقت گذرنے کے ساتھ خطرات سے گھرتی جا رہی ہیں۔ افغانستان اور روس کے فوجی دستے و فضائیہ کئی بار بات کی خلاف ورزی کر چکے ہیں۔ ادھر اندرا گاندھی کی آمرانہ حکومت اپنے ملک میں اسلحہ کے ڈھیر لگا کر اس علاقے میں طاقت کا توازن بگاڑ رہی ہے۔ اندریں حالات پاکستان ایسے چھوٹے ملک کو امڈنے والے خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے دفاع کو مضبوط بنانا اشد ضروری ہے۔ ظاہر ہے دفاعی ضروریات دوست ممالک سے ہی پوری کی جا سکتی ہیں۔ دفاعی ضروریات کے سلسلے میں اس وقت سرفہرست تیز رفتار طیارے ہیں کیونکہ ۶۵ء اور ۷۱ء کی جنگوں میں بھارتی فضائیہ جدید اور تیز رفتار روسی مگ سے لیس تھی جبکہ پاک فضائیہ کے پاس انتہائی سست رفتار طیارے سیبر (SEBERE) تھے۔ اب جبکہ خطرات کا عفریت سر پر کھڑا ہے۔ متذکرہ سیبر طیارے فضائی دفاع کے لئے موزوں نہیں ہے۔ مغربی ممالک ان طیاروں کو متروک قرار دے چکے ہیں۔ پاکستان کے مقابلے میں ہندوستان نے اپنی ضروریات سے زیادہ روس سے مگ ۲۵ قسم کے جدید اور آواز سے تیز رفتار طیارے حاصل کر لیے ہیں اور برطانیہ سے دیو ہیکل اور جدید فنی سہولتوں سے آراستہ جیگوار عنقریب مل جائیں گے۔ طیاروں کی یہ دونوں اقسام انتہائی جدید اور فنی مہارت کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ امریکہ اور اس کے اتحادی مغربی ممالک نے ان دونوں سے زیادہ تیز رفتار دوہرے کیمرہ اور راڈر کے نظام سے آراستہ بغیر پٹرول کے کئی سو میل فضا میں اڑتے رہنے والا طیارہ ایف-۱۶ کے نام سے تیار کیا ہے۔ یہ طیارہ چار مغربی ملکوں کی فنی مہارت کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ خود امریکی فضائیہ میں ان طیاروں کی تعداد بہت کم ہے۔ صرف اسرائیل ہی ایسا ملک ہے جسے امریکہ نے یہ طیارے فروخت کئے ہیں۔ کئی عرب اور مغربی ممالک نے بھی بڑی تعداد میں ان کے آرڈر دے رکھے ہیں۔ ان طیاروں کے خریداروں میں اب پاکستان بھی شامل ہو گیا ہے۔ پاکستانی عوام اور حکومت کے شدید مطالبے اور سابقہ "امریکی دوستی" کے تجربوں کے خدشات کے نتائج سامنے رکھتے ہوئے امریکی حکومت نے دو سال میں یہ طیارے مہیا کرنے کا فیصلہ کیا تھا، لیکن اب سننے میں یہ آیا ہے کہ امریکی حکومت سال کے خاتمہ سے قبل کم از کم ۶ عدد ایف-۱۶ (F - SIXTEEN) ضرور مہیا کر دے گی۔ تاہم اس کے لئے امریکی کانگریس کی منظوری اشد ضروری ہے۔ کانگریس کا اجلاس اگلے ماہ ہونے والا ہے۔ امریکی اقتصادی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کا فیصلہ کرنے میں مشکل پیش نہیں آتی کہ کانگریس ان طیاروں کی فروخت کے پاک امریکہ معاہدے پر منظوری کی مہر ثبت کرے گی یا نہیں کیونکہ امریکی کانگریس ان افراد پر مشتمل ہے جو کھلم کھلا یہودیت کے پروردہ ہیں اور ہند امریکہ دوستی کو ترجیح دیتے ہیں۔ البتہ یہ علیحدہ بات ہے کہ صدر ریگن کانگریس کے فیصلہ کی پرواہ نہ کرتے

(باقی ص ۔ پر)

تحسین احمد

خبر یہ ہے کہ

۱۱ ستمبر: امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر جیمز بکلے نے کہا ہے کہ صدر ضیاء الحق، وزیر خارجہ مسٹر آغا شاہی اور دوسرے پاکستانی راہنماؤں سے پاکستان کو دی جانے والی تین ارب بیس لاکھ ڈالر کی امریکی فوجی و اقتصادی امداد کی تفصیلات کے بارے میں مذاکرات تسلی بخش رہے ہیں۔

۔ مجاہدین خلق کے راہنما مسعود رجاوی نے امریکی جریدہ ٹائم کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ خمینی کے ساتھی خزاں رسیدہ پتوں کی طرح گر رہے ہیں۔

ٹائم نے انکشاف کیا ہے کہ مجاہدین خلق نے خمینی کی رہائش گاہ پر بم رکھ دیا تھا۔

۔ اژانس فرانس پریس کی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ تہران میں انقلابی محافظوں اور مجاہدین خلق کے درمیان خونریز جھڑپوں میں بہت سے افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔

۔ افغان مجاہدین نے صوبہ بغلان میں فوجی اڈہ پر حملہ کر کے ایک ہزار روسی فوجی ہلاک کر دیئے۔

۔ حکومت پاکستان نے چھ سو ٹن دالیں درآمد کریں۔

۔ انٹرنیشنل الیون کے خلاف ماجد خان اور آسٹریلیا کے خلاف جاوید میانداد کو کرکٹ ٹیم کا کپتان مقرر کر دیا۔

۔ کرنل حجازی کو ایرانی پولیس کا سربراہ بنا دیا گیا۔

۔ کابل میں پولیس نے طالبات پر گولی چلا دی۔ چار طالبات زخمی ہو گئیں۔

۔ بنگلہ دیش سپریم کورٹ سزائے موت پانے والے بارہ افسروں کی درخواست پر غور کرے گی۔

۔ روس نے کمپوچیا کانفرنس کے فیصلوں کو مسترد کر دیا۔

۔ پاکستان سے ایک نادر مجسمہ سمگل کرنے کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔

۱۲-۱۳ ستمبر: اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر والڈ ہائم کے نام پاکستانی سفیر کے مراسلے میں کہا ہے کہ پاکستانی سرحدوں کی مزید خلاف ورزی کی گئی تو نتائج کی ذمہ داری افغانستان پر ہو گی۔

۔ پی۔آئی۔اے کے جنرل مینیجروں اور اعلیٰ افسروں سمیت ۱۸۵ ملازمین کو برطرف کر دیا گیا۔

۔ رائٹر کی اطلاع کے مطابق خمینی کے معتمد خاص اسد اللہ مدنی اور چھ دوسرے افراد کو بم مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

بی بی سی نے اطلاع دی ہے کہ افغان مجاہدین نے حکمران پارٹی کے ڈیڑھ سو ارکان کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ کمیونسٹ پارٹی کے دو سو ارکان گرفتار کر لئے گئے۔

۔ ریڈیو کی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ بدھ تک مطالبات تسلیم نہ ہوئے تو عوامی لیگ انتخابات میں حصہ نہیں لے گی۔

۔ ہندوؤں کی فرقہ پرست جماعت بھارتیہ جنتہ پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ ہریجنوں کے قبول اسلام پر پابندی لگائی جائے۔

۔ بھارتی صوبہ پنجاب میں جمعرات کے روز سکھ اخبارات پر حملے ہوئے۔

۱۴ ستمبر: ایران میں مجاہدین خلق کے ۷۰ ارکان کو گولی مار دی گئی۔

۔ گلگت کے علاقے میں زلزلے سے دس افراد ہلاک ہو گئے۔

۔ جاپان کے رکن پارلیمنٹ جناب جتیرا ناگاکی نے منجو کو مسجد میں اسلام قبول کر لیا۔

۔ پی۔پی۔آئی کے مطابق نئی صدر کے فرار میں مدد دینے کے الزام میں ۲ کیڈٹوں اور ایک کیپٹن کو گرفتار کر لیا۔

۔ خمینی کے داماد آیت اللہ شراجی کا انتقال ہو گیا۔

۔ افغان مجاہدین نے دو مگ ۲۱ روسی طیارے اور ۶ ہیلی کاپٹر مار گرائے۔

۔ سعودی عرب کے شہزادہ خالد بن سلطان نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے طیارے نہ دیئے تو سعودی عرب روس سے رجوع کرے گا۔

۔ کویت کی خبر رساں ایجنسی کے مطابق شمالی یمن کے وسطی علاقے میں سرکاری فوج اور قومی محاذ کے درمیان زبردست جنگ ہو رہی ہے۔

۔ نئی دہلی سے آمدہ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ اونچی ذات کے ہندوؤں نے مدھیہ پردیش میں مندر آنے والے تین ہریجنوں کو قتل کر دیا۔

۔ چاڈ کی باغی فوجوں نے لیبیا کی فوج کو مشرقی علاقہ سے مار بھگایا۔

۔ مرحوم بھٹو کی صاحبزادی صنم بھٹو کی شادی مسٹر ناصر محمود سے ہو گئی ہے۔

۔ رائٹر نے اطلاع دی ہے کہ مصری حکومت نے فرانسیسی اخبار لی ماندے کے نامہ نگار کیون پیرے کو مصر سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔

۔ رائٹر کی بیروت کی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ عراق نے ایرانی علاقے میں ایران کے دو لڑاکا طیارے مار گرائے ہیں۔

۱۵ ستمبر: شمالی علاقوں میں ہفتہ کو آنے والے زلزلے سے تازہ اطلاعات کے مطابق ساٹھ افراد ہلاک ہو گئے۔ وادی داریل کو آفت زدہ قرار دے دیا گیا۔

۔ قاہرہ سے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ سادات کے قتل کی سازش دو روسی سفارت کاروں نے تیار کی تھی۔ اس سلسلے میں سابق نائب وزیر اعظم سمیت پچاس

افراد گرفتار کرلئے گئے۔

• لاس اینجلز سے آمدہ اطلاع کے مطابق مرحوم شاہ ایران کے جڑواں بہن اشرف پہلوی کو قتل کرنے کے لئے ۲½ لاکھ ڈالر پر کرایے کا قاتل حاصل کرنے کی کوشش پر ایک ایرانی تاجر محمد علی کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔

• صدر ضیاء الحق نے امریکی ہفت روزے یو۔ ایس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ کو ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ ایف ۱۶ طیاروں کی فراہمی امریکہ کی دوستی کی آزمائش ہے۔

• جنرل اسمبلی (یو۔این) نے اتفاق رائے سے جنوبی افریقہ پر پابندیاں لگانے کی قرارداد منظور کرلی۔

• برطانوی وزیراعظم مسز تھیچر نے اپنی کابینہ کو برطرف کردیا۔

۱۶ ستمبر: صدر ضیاء الحق نے امریکی ہفت روزہ کو جو انٹرویو دیا تھا اس کی مزید تفصیلات سامنے آئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کے فوجی حل سے عالمی جنگ چھڑ جائے گی۔

• پولیس فائرنگ سے ہلاک ہونے والے سکھوں کی لاشیں ہندوستانی حکومت نے نہر میں بہا دیں۔

امرتسر میں جمہوریہ خالصتان کی طرف سے کرنسی نوٹ شائع ہوگیا ہے۔

• سعودی حکومت نے مصر میں روسی سفیر اور عملے کے چھ افراد کو ۴۸ گھنٹے کے اندر ملک سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔ روسی مشن بند کردیا گیا۔

• تشدد کی باتیں کرنے والوں کی ٹانگیں توڑ دی جائیں گی، صدر سادات کا پریس کانفرنس میں بیان۔

• ایک امریکی ترجمان نے کہا کہ پاکستان اسلحہ کے سلسلے میں سخت سودے بازی کر رہا ہے۔

• گذشتہ روز آئے زلزلے میں گلگت کی وادی داریل میں جاں بحق ہونے والوں کی تعداد ۱۱۰ ہوگئی۔

• مغربی جرمنی سے رائٹر کی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ یورپ میں امریکی افواج کے کمانڈنگ آفیسر کو بم مار کر زخمی کردیا گیا۔

• تہران میں فائرنگ سے دس افراد ہلاک ہوگئے۔

۱۷ ستمبر: مصری حکومت نے مصر سے ڈیڑھ ہزار روسی ماہرین کو نکل جانے کا حکم دے دیا۔

• جیمز بکلے نے واشنگٹن میں ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان کو روس کی طرف سے سنگین خطرہ لاحق ہے۔

• بھارتی پارلیمنٹ نے ہڑتال کی ممانعت کا قانون منظور کرلیا۔

• وائس آف امریکہ کی خبر کے مطابق بنی صدر نے کہا ہے کہ خمینی کا اقتدار ختم ہوچکا ہے۔

• شمالی علاقے میں حالیہ زلزلے سے سب سے زیادہ متأثر ہونے والے علاقے داریل اور تانگیر وادی میں جاں بحق ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر ۲۱۲ ہوگئی۔

• اترز کی اطلاع کے مطابق کیوبا کے صدر فیڈل کاسترو نے ہوانا بین الاقوامی پارلیمانی کانفرنس میں کہا ہے کہ امریکی سی۔آئی۔اے نے کیوبا میں متعدی امراض اور طاعون پھیلانے کی کوشش کی تھی۔

• مجاہدین خلق نے تہران میں ۔ دو بسوں کو آگ لگادی۔

• سوڈان نے لیبیا کا فوجی طیارہ مار گرایا۔

بقیہ۔ ہفتہ رفتہ و گذشتہ

ہوئے اپنے خصوصی اختیارات استعمال کر کے اسلحہ و اقتصادی امداد کی فراہمی کا حکم جاری کردیں۔ تاہم امریکی نمائندہ نے واشنگٹن میں جیمز بکلے سے ملاقات کے خاتمہ پر جو بیان جاری کیا ہے اسمیں واضح کردیا ہے کہ امریکہ پاکستان کی امداد کے پروگرام پر سختی سے کاربند رہے گا۔ ترجمان کے علاوہ ایک اور امریکی افسر نے پاکستان کے شدید مطالبے کو سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ "واشنگٹن میں یہ بات محسوس کی جارہی ہے کہ پاکستان نے امریکہ کو مشکل میں ڈال دیا ہے اور وہ سخت قسم کی سودے بازی کر رہا ہے"۔

موصوف افسر کے بیان سے قبل جنرل ضیاء الحق نے نیویارک کے ایک ہفت روزہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ "ایف ۱۶ (F. SIXTEEN) طیاروں کی فراہمی امریکہ کی دوستی کی آزمائش ہے"۔ ظاہر ہے کہ اگر امریکہ تین ارب ۲۰ کروڑ ڈالر کی اقتصادی و فوجی امداد حسب وعدہ معینہ مدت میں مہیا کرتا ہے تو پھر پاکستان آنے والے وقتوں میں بھی امریکہ پر اعتماد کرسکتا ہے۔ تاہم اب دیکھنا یہ ہے کہ امریکی حکومت کانگریس سے اس معاہدے کو منظور کرانے میں کس حد تک کامیاب ہوتی ہے یا صدر ریگن کے خصوصی اختیارات کے استعمال سے آئندہ ہونے والے صدارتی انتخابات میں صدر ریگن کا چناؤ کس حد تک متأثر ہوسکتا ہے۔

متوجہ ہوں

ادارہ ہفت روزہ ترجمان اسلام کو درج ذیل شمارے درکار ہیں۔ جن ایجنسی ہولڈر یا خریدار کے پاس جتنی مقدار میں بھی ہوں، ادارہ کو فوری طور پر بھیج دیں بہت نوازش ہوگی، ادارہ کو سخت ضرورت ہے۔

۱۹۸۰ء کے شمارے

شمارہ نمبر ۱۸ - ۳۳ - ۴۳ - ۴۰ - ۴۳ - ۴۷ - ۴۸

۱۹۷۹ء کا صرف شمارہ ۲۹

شکریہ (۱۰۱۹)

حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی

اسلام دینِ فطرت ہے

اصل مقصود کی تحقیق سے قبل ان تین الفاظ کی تشریح ضروری ہے تاکہ اصل مقصود سمجھنے میں آسانی ہو۔ اسلام، دین اور فطرت۔ اسلام از روئے لغت نام ہے دل اور زبان اور عمل سے اللہ کے فیصلوں کے ماننے کا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں ذکر ہے۔ اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین۔ اسی طرح ولہ اسلم من فی السموات والارض (مفردات راغب)

دین کا معنی ہے اطاعت خداوندی اور انقیاد شریعت کے، جیسے قرآن میں ہے "ومن احسن دینا ممن اسلم وجہہ للہ وھو محسن" ای طاعتہ۔ فطرت کا معنی ہے معرفتِ الٰہی کا وہ میلان جو انسان میں پیدائش کے وقت سے مرکوز ہے یعنی وہ تخم ہدایت اور اخلاقی حس جو انسان کے اندر آغاز تخلیق سے رکھا گیا ہے۔ اب ان تین الفاظ کی تشریح کے بعد ہمارے عنوان کا مفہوم یہ نکل آیا کہ فطرت انسان میں طاعتِ خداوندی اور اتباع قانون الٰہی کا جو جذبہ موجود ہے وہ صرف اسلام سے پورا ہوتا ہے یا غیر اسلام سے۔ اگر پہلی شق ہے تو اسلام دین فطرت ہے ورنہ نہیں۔ اسلام کے دین فطری ہونے سے قبل اس امر کے ثابت کرنے کی بھی ضرورت ہے کہ کیا نفسِ دین کا تقاضا انسانی فطرت میں داخل ہے؟

نفسِ دین کا تقاضا انسانی فطرت ہے

دین انسان کا فطری تقاضا ہے۔ دین کے فطری ہونے کا پہلا معیار یہ ہے کہ انسان حیوانیت اور ملکیت کا ایک مجموعہ ہے۔ اس لئے وہ حیوانِ مطلق سے اشرف ہے، اور ملکیت کے انضمام سے اس کو عام حیوانات پر برتری حاصل ہے اور اسی ملکی اور روحانی جزء کے ضمیمہ نے اس کو انسان اور اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ انسان میں فطری طور پر حیوانی تقاضائیں موجود ہیں۔ مثلاً کھانے کی خواہش، پینے کی خواہش اور بلوغ کے بعد صنفی خواہش، قدرت نے کرۂ زمین پر انسان کی ان پست ترین حیوانی تقاضاؤں کی تکمیل کا سامان مہیا کر دیا ہے۔ یعنی پینے کے لئے پانی، کھانے کے لئے غذا، صنفی خواہش کی تکمیل کے لئے صنف لطیف، لیکن اس میں عام حیوانات سے بڑھ کر ایک اور تقاضا اور خواہش بھی موجود ہے وہ محبت الٰہی اور معرفت خداوندی کی تڑپ ہے۔ جس کا اظہار وہ اپنی پوری تاریخ میں کرتا آیا ہے۔ یہود و نصاریٰ کے گرجے، ہندوؤں کے مندر، مسلمانوں کے مساجد، بدھ و دیگر مذاہب والوں کے معابد اس فطری جذبہ کے اظہار کے مظاہر و ذرائع ہیں۔ اس لئے ضروری ہوا کہ قدرت کی طرف سے انسان کے اس شریف اور روحانی جذبہ اور تقاضا کی تکمیل کا بھی اس نے کوئی نہ کوئی انتظام کر دیا ہوگا اور وہ انتظام دینِ الٰہی ہے جس سے اس کی روحانی پیاس بجھتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دین کا تقاضا انسان کے لئے فطری ہے۔

دین کے فطری ہونے کا دوسرا معیار

فطری امور کی جانچ کے لئے سب سے بڑا حکیمانہ اور فلسفیانہ معیار یہ ہے کہ انسانی اقوام و افراد جو مختلف خصوصیات و امتیازات کے حامل ہیں ان میں سے ان خصوصیات اور امتیازات کو حذف کر دینے کے بعد جو امور سب میں مشترک باقی رہ جاتے ہیں وہ امور فطری ہوتے ہیں۔ مثلاً انسانوں کے مختلف اقوام و افراد کے کھانے پینے، بیاہ شادی رہن سہن، پوشاک کے ڈھنگ اور طریقے مختلف ہوتے ہیں جو ایک دوسرے سے ممتاز اور متغائر ہوتے ہیں، لیکن نفس خوراک، پوشاک، نکاح، مسکن سب اقوام میں مشترک ہیں چاہے طرز مختلف ہو، لہذا نفس کھانا پینا، پوشاک، شادی بیاہ اور مسکن کی ضرورت فطرت انسان میں داخل ہیں اور امور فطریہ کہلاتے ہیں۔ اسی قانون کے مطابق مختلف اقوام کے مختلف ادیان ہیں جو اپنے

میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن نفس دین کا وجود سب میں مشترک ہے کیونکہ خصوصیات دین کو حذف کردینے کے بعد نفس دین باقی رہ جاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین انسان کا فطری تقاضا ہے اور اسی فطری دین کی طلب اور تڑپ سے یہ مختلف دین پیدا ہوئے ہیں جن میں فطری دین صرف ایک ہے اور باقی ادیان اس فطری تقاضا کی خود ساختہ تخلیق ہیں۔

دین کے فطری ہونے کا تیسرا معیار

کائنات میں شرف و فضیلت کے اعتبار سے مختلف مدارج مشاہدہ موجود ہیں مثلاً جمادات، زمین، پہاڑ وغیرہ جو سب سے کم درجہ کی مخلوق ہیں جن میں وجود اور ہستی کے سوا نہ نشوونما موجود ہے اور نہ حس و حرکت ارادی۔ وہ اپنی ہستی کے بغیر ان تمام کمالات مذکور سے محروم ہیں اسی لئے وہ سب سے کم درجہ کی مخلوق سمجھے جاتے ہیں۔ نہ ان میں ترقی کے امکانات ہیں نہ شعور و حرکت ارادی کی قوت۔

مقام نباتات

جمادات سے بڑھ کر شرف و فضیلت نباتات کو حاصل ہے جن میں جماداتی ہستی و وجود کے علاوہ ایک اور بلند مقصدیت بھی پائی جاتی ہے جو نشوونما اور ارتقا ہے۔ ہر جماد روز اول سے ایک حالت پر ہے لیکن اس کے برخلاف نباتات میں شخصی ترقی کی شان پائی جاتی ہے جس سے جمادات محروم ہیں۔ اسی لئے نباتات جمادات سے افضل ہیں۔

مقام حیوانات

نباتات کے اوپر حیوانات کا مقام ہے جن میں جمادات و نباتات کی نسبت شانِ جامعیت موجود ہے اور ان میں اپنے اپنے ماتحت دو مدارج (جمادات - نباتات) کی نسبت بلند مقصدیت پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے ان کو جمادات نباتات پر برتری حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ حیوانات میں جمادی و نباتی کمالات کے علاوہ ایک زائد کمال بھی موجود ہے اور وہ شعور و احساس حرکت ارادی اور عقل معاش ہے۔ علم حیوانات کی تحقیق سے یہ ثابت ہے کہ ان میں پورا نظام زندگی موجود ہے بالخصوص چیونٹیوں اور شہد کی مکھیوں میں پورا معاشی اور اجتماعی نظام پایا جاتا ہے جس کی تحقیق و تفصیل کا یہ موقعہ نہیں ہے۔

مقام انسان

انسان مخلوقاتِ الٰہی میں شرف کے آخری مقام پر ہے۔ اس لئے اس میں تمام تحقیقاتی مخلوقات کے کمالات جمع ہیں اور ان سب کے علاوہ اس میں زائد کمال اور بلند ترین مقصدیت بھی موجود ہے جو اس کا مدار شرف ہے اور اساس فضیلت ہے اور تمام کائنات کا وہ آخری اور جامع نسخہ ہے۔ اس میں ملکیت کا جز بھی شامل ہے اور عقل معاد اور فکر عاقبت کا عنصر بھی۔ اسی جز کے اعتبار سے اس میں خالق کی محبت اور اس کی معرفت کا ولولہ پایا جاتا ہے اور یہی وہ مقصدیت ہے جو انسانی شرف و تقدس کا ضامن ہے۔ اگر حقیقت فراموش اور خدا بیزار یورپی نصب العین یعنی حیوانیت کو مقصد انسانی قرار دیا جائے تو انسان کے شرف کا خاتمہ ہو جائے گا اور وہ بقول اہل یورپ کے ایک خوش حال حیوان ہے۔ ایسی صورت میں وہ درحقیقت ایک بدحال حیوان بھی ہو کر رہ جائے گا۔ ہم کو اس سے انکار نہیں کہ معاشی خوشحالی ایک حد تک ضروری ہے کیونکہ بقائے انسانی اس کے بغیر ممکن نہیں، لیکن انسانی ترقی صرف اسی کو قرار دینا بالکل غلط ہے۔ ہم نے یہ مانا کہ یورپ نے مادی ترقی کے لئے لامحدود ذرائع فراہم کئے ہیں اور کئے جا رہے ہیں اور ان میں وہ کھوئے ہوئے ہیں۔ لیکن کیا ان سب ذرائع کا لب لباب اور حاصل معاشی خوشحالی کے سوا کچھ اور بھی ہے؟ قطعاً نہیں۔ اور کیا معاشی خوش حالی سے انسانی مقصدیت اور شرف کی تکمیل ہو جاتی ہے کہ معاشی خوشحالی میں اب بھی تمام یورپ سے حیوان مطلق بڑھا ہوا ہے اس لئے مغربی نصب العین کے پیش نظر انسان خوشحالی میں حیوان کا ہمسر نہ بن سکا بلکہ درحقیقت ایک بدحال حیوان ہو کر رہ گیا جس کے ثبوت کے لئے مادی لذت و الم میں انسان اور حیوان کے درمیان موازنہ ضروری ہے۔

مادی تصور نے انسان کو بدحال حیوان بنایا

موازنہ لذت خوراک

معاشیات میں بڑا مسئلہ خوراک کا ہے جس کو آسانی سے خوراک میسر ہو وہ خوشحال ہے اور جس کو تکلیف سے حاصل ہو وہ بدحال ہے۔ آئیے! ہم دور حاضر کے مغربی انسان کو اس معیار پر پرکھتے ہیں۔ انسان کو تحصیل غذا کے لئے کس قدر محنت و مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔ اگر وہ مزارع ہے تو پہلے وہ زمین ہموار کرتا ہے پھر اس میں ہل جوتتا ہے پھر تخم کاشت کرتا ہے۔ پھر اگر گندم ہے تو تقریباً آٹھ ماہ تک اس کی خدمت کرتا ہے۔ پھر اس کو کاٹتا ہے۔ پھر کھلیان میں لا کر بیلوں یا مشینوں سے اس کو توڑتا پھوڑتا ہے۔ پھر بھوسہ الگ کرتا

ہے۔ پھر پیتا ہے۔ پھر گوندھتا ہے پھر پکاتا ہے۔ پھر منہ میں رکھ کر چند سیکنڈ کے لئے لذت اندوز ہوتا ہے۔ اور اگر ملازم ہے تو پہلے اسکول میں بعد ازاں کالج میں داخل ہوتا ہے۔ اگر فیل نہ ہوا تو چودہ سال میں بی۔ اے کر کے منتظر ملازمت ہوتا ہے۔ اگر قسمت نے یاوری کی اور زندہ رہ کر ملازم ہو گیا تو ایک ماہ کے انتظار کے بعد تنخواہ لے کر آٹا، گوشت اور ترکاری لاتا ہے۔ گویا دورِ حاضرہ کا انسان روزی کے لئے محنت و مشقت کے ان تمام مراحل سے گزر کر روزی کو پہنچتا ہے لیکن سمندر کی مچھلیاں، ہوا کے پرندے بلکہ گائے بیل بھی کیا روزی کے لئے اتنی مشقت کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں کیا بیل نہیں دیکھتے کہ اس نے بلا زراعت و تجارت و ملازمت اور بغیر بی۔ اے پاس کئے جنگل کے خودرو گھاس کے میدان میں منہ ڈال دیتا ہے اور اپنا نوالہ اٹھا لیتا ہے۔ رہی یہ بات کہ حیوانِ مطلق کا کھانا معمولی ہے اور ہمارا کھانا عمدہ تو یہ سوال حیوانِ مطلق مثلاً بیل سے پوچھنے کا ہے کہ کیا اس کو پلاؤ، شامی کباب اور پڈنگ زیادہ مرغوب ہیں یا ہری گھاس، کیونکہ لذتِ غذا امر اضافی ہے۔ اس اعتبار سے حیوانِ مطلق مغربی نظریہ حیات پر ایمان رکھنے والوں سے زیادہ خوش قسمت ہے۔ اور لذتیاتی نصب العین کے پیشِ نظر دورِ حاضر کے انسان سے زیادہ حیوان زیادہ کامیاب ہے۔

موازنۂ لذتِ جماع

یہ معاملہ کھانے ہی کے ساتھ نہیں بلکہ صنفی لذت کی تحصیل میں بھی حیوان کو جسقدر سہولت حاصل ہے انسان کو نہیں۔ انسانی ازدواجی لذت کی تحصیل کے لئے شادی کی شرائط کی تکمیل اور بعد ازاں بیوی اور اولاد کی روزی کمانے کے لئے کسقدر پریشانیاں اٹھاتا ہے؛ لیکن اسی قسم کی لذت حاصل کرنے کے لئے حیوانات کو کچھ نہیں کرنا پڑتا۔ بنا بریں مادی تصور اور لذتیاتی مقصد کے پیشِ نظر دورِ حاضر کا انسان ایک لاکھ برس میں بھی حیوانِ مطلق کے مقام کو نہیں پا سکتا۔ اسی لئے قرآن حکیم نے ایسے مادی نظریہ رکھنے والوں کے حق میں فرمایا ہے "اولٰئک کالانعام بل ھم اضل" کہ وہ حیوانات کی طرح نہیں بلکہ ان سے بہت نیچے ہیں۔ ایک دوسرے مقام پر فرمایا: اولٰئک ھم شر البریہ" وہ تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔

مادی انسان اور حیوان کے غم میں موازنہ

موازنۂ غم: لذت یابی میں مادہ پرست انسان سے ہم نے حیوانِ مطلق کو فائق ثابت کیا۔ اب ہم رنج اور غم میں دونوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ غم اور رنج چونکہ شعور پر مبنی ہے اور انسان کا شعور حیوانِ مطلق سے تیز اور قوی ہے، لہٰذا انسان مصائب سے زیادہ متاثر ہوتا ہے اور حیوانِ مطلق میں یہ شعور بہت ہی کم ہے۔ مثلاً انسان کو مستقبل کے خطرہ کا شعور ہوتا ہے، لہٰذا وہ خطرے کے وقوع سے قبل بہت پریشان رہتا ہے۔ ڈرتا ہے کہ کہیں ملازمت نہ چلی جائے، کہیں تجارت میں نقصان واقع نہ ہو جائے۔ کہیں فصل کو نقصان نہ پہنچ جائے، کہیں رعیت بغاوت نہ کر دے، کہیں دشمن حملہ آور نہ ہو، لیکن حیوانِ مطلق ان تمام خطرات اور ان سے متعلق سارے غموں سے بالکل فارغ ہے۔ اسی طرح کسی انسان کا بیٹا مرجاتا ہے، ماں یا بیوی مرجاتی ہے بہن یا بھائی مرجاتے ہیں تو مدتوں مغموم رہتا ہے، کیونکہ انسان کے شعور میں پائیداری ہے برخلاف حیوانِ مطلق کے کہ اس کو ان معاملات میں انسان کا عشرِ عشیر بھی غم نہیں ہوتا۔ اب بتاؤ کہ اگر صرف مادی لذت و راحت پر کامیابی کا مدار ہے تو حیوان زیادہ کامیاب ہے یا ہم۔ حیوان کو نہ ماضی کا غم ہے نہ مستقبل کا اندیشہ، اور ہم کو سب کچھ ہے۔

کامیابی کا اصلی راز دینِ فطرت پر عمل کرنے میں مضمر ہے

دینِ فطرت کی دو قسمیں ہیں۔ عام، خاص۔ دینِ فطرت عمومی کل کائناتِ عالم کا دین ہے۔ عرش سے لے کر فرش تک تمام کائنات کا ذرہ ذرہ قدرت کے احکامِ تکوینیہ کی بندشوں میں جکڑا ہوا ہے

ذرہ ذرہ دہر کا زندانیٔ تقدیر ہے
پردۂ مجبوری و بیچارگی تدبیر ہے
آسماں مجبور ہے شمس و قمر مجبور ہیں
انجم سیماب پا رفتار میں مجبور ہیں

کائنات کی مشین کا ایک ایک پرزہ اطاعتِ حکمِ تکوینی اور تکمیلِ فرمانِ قدرت کے تحت حرکت کر رہا ہے اور اس کی خلاف ورزی کی طاقت اس کو نہیں۔ یہ گویا آئینِ خداوندی کا جبری نفاذ ہے اور مشیتِ الٰہی کے آگے کائنات کی پوری مشین سرنگوں ہے۔ اس کو قرآن کے ان الفاظ میں بیان کیا ہے" ولہ اسلم من فی السمٰوٰت والارض" یعنی خدا کے اس تکوینی حکم کے آگے آسمان و زمین کی پوری کائنات سرنگوں ہے۔ یہ کائنات کا یہ اسلام عمومی ہے جو کہ جبری اور غیر اختیاری ہے۔ اس لئے اس اسلام و اطاعتِ عامہ پر ثواب و عذاب کا ثمرہ مرتب نہیں ہوتا اور اس معنی میں پوری کائنات مسلم اور تابع فرمان ہے۔

(باقی آئندہ)

مرتب: محمد اسلم شیخوپوری

حضرتِ مدنیؒ کا صبر و استقلال

اور

مخالفین کا عبرت ناک انجام

شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ نے اعلائے کلمۃ اللہ، آزادیٔ ہند اور عظمت و سربلندیٔ اسلام کے لیے جو تکالیف و مصائب اٹھائے ہیں اور ساری عمر جس جدوجہد، کدوکاوش، دوڑ دھوپ سعی و محنت اور کوشش بلیغ میں گزاری ہے اس کا اندازہ ان بکھرے ہوئے واقعات و سوانح اور روایات و حکایات سے ہو سکتا ہے۔ جو جا بجا مختلف کتب میں بحمد للہ محفوظ ہیں۔ آپ ذرا ہندوستان کے اس وقت کا تصور کریں کہ جب وہ بدعات، عجمی اثرات، مشرکانہ اعمال و رسوم اور بدلشی غلامی کا محور بنا ہوا تھا اور یوں محسوس ہونے لگا تھا کہ ہندوستان میں بھی اسپین کی تاریخ دہرائی جانے والی ہے۔ لہٰذا اہل ہند کی حالتِ زار نے عموماً اور مسلمانوں کی عظمت کے چاند کو گرہن میں دیکھ کر خصوصاً حضرت مدنی کا حساس دل انتہائی متاثر ہوا اور انہوں نے اپنے دل میں ایک خلش اور کسک محسوس کی۔ یوں پہلے انہوں نے خود اپنے دل میں آگ لگائی اور پھر جب وہ اس جلتے ہوئے دل کو لے کر لوگوں کے سامنے گئے تو وہ آگ جو آپ کے سینے میں دبی ہوئی تھی اس کی چنگاریاں اُڑ اُڑ کر دوسروں کے متاعِ صبر و سکون کو جلانے لگیں اور پھر دیکھا گیا کہ جو لوگ "غلامی" کے خوگر ہو چکے تھے انہی کے قلوب میں تمنائے حریت انگڑائیاں لینے لگیں، مگر افسوس کہ اِدھر تو یہ عظیم مجاہد اسلام ظلمات بے کنار میں ہدایت کی مشعل لیے منزل کی طرف بڑھ رہا تھا، مگر دوسری طرف سے "بعض اپنے" ہی اس پر طعن و تشنیع کے پارہ ہائے سنگ برسا رہے تھے، مخالفت کا عظیم طوفان بلند کیا جا رہا تھا۔ ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک بدانديشيوں کی آگ بھڑکانے والے بھڑکا رہے تھے۔ تحقیر و اہانت سب و شتم، بلکہ ہر ممکن ایذارسانی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جا رہا تھا۔ مگر حضرت مدنیؒ سب مظالم سہتے ہوئے حصولِ مقصد کے لیے ہمہ تن مصروف رہے۔

اور پھر ہمیں مؤرخ بتاتے ہیں کہ حضرت مدنیؒ کو ایذا پہونچانے والوں میں سے بعض کا انجام کتنا عبرت ناک اور لرزہ خیز ہوا، ہم چند واقعات بطور مثال درج کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

(۱)

شاہجہان پور میں شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کی ایک تقریر سے مخالفین بے حد مشتعل ہو گئے، اور انہوں نے چیلنج کیا کہ آئندہ بھی اگر ایسی تقریر کی گئی تو کفن ساتھ لانا ہوگا۔ ان کی گیدڑ بھبکیوں کے باوصف حضرت نے اسی جلسہ میں اعلان فرمایا کہ دوسرے جمعہ کو اسی جگہ پھر تقریر ہوگی۔ مخالفین تو سمجھے تھے کہ شاید حسین احمد تقریر تو کیا اس شہر کا رُخ بھی نہ کرے گا، مگر دوسرے جمعہ حضرتؒ جب ٹرین سے اترے تو بغل میں ایک گٹھری سی دبی ہوئی تھی، شاید وہ حیاتِ عارضی کا آخری لباس بھی ساتھ لے آئے تھے۔ ایک شان مجاہدانہ اور جلال خسروانہ کے ساتھ گٹھری بغل میں دبائے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ شرکاء جلسہ منتظرِ وعظ تھے کہ دریں اثناء حضرت نے گٹھری کھولی، کپڑے کو ہاتھ میں پکڑا، ساکت ہونٹوں کو حرکت دی اور یوں فرمایا:

"میں کفن اپنے ساتھ لایا ہوں"

بعد ازیں سابقہ تقریر سے بھی زیادہ پُرزور تقریر کی۔ بات چونکہ دل سے نکلتی تھی، اس لیے دلوں پر چوٹ پڑتی تھی۔ لوگ حقیقی معنوں میں متاثر ہوئے مخالفین کی اکثریت مخالفت سے تائب، معافی کی خواستگار اور داخلِ سلسلہ ہو گئی۔"

(الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر ص۵۸)

(۲)

حضرت مولانا سید حسین مدنیؒ کے آخری ۔۔ سلہٹ میں ایک مسلم جماعت کے حکم پر جب پورے ملک میں "ڈائریکٹ ایکشن ڈے" منایا تھا، سلہٹ میں بھی منایا گیا جس میں قوم پرور مسلمانوں پر وحشیانہ حملہ کرنا بھی شامل تھا۔ حضرت مدنیؒ کا حد تک جاننے کے باوجود بھی سلہٹ میں نئی سڑک کی مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ نماز سے فراغت پاتے ہی اس فتنہ کا آغاز ہوا۔ پوری مسجد نمازیوں کے خون سے لت پت ہو گئی۔

فقط خدا کے فضل و کرم سے حضرت مدنیؒ محفوظ رہے۔ ورنہ اسباب و علل کی دنیا میں حضرت کی زندگی کے کچھ آثار نہیں تھے۔

ہنگامہ فرو ہونے کے بعد حضرت شیخ سے مولانا عبدالحمید صاحب اعظمی مدظلہٗ نے تنہائی میں عرض کیا کہ:

"آج تو کربلا کی یاد تازہ ہو جاتی مگر خدا نے خیر کی اور کسی کو حضرت پر حملہ کرنے کی ہمت نہ ہو سکی۔ یقیناً اس قوم نے ظلم کی انتہا کر دی ہے، اگر حضرت نے اس پر صبر کیا تو خدا خود اپنی گرفت میں لے کر اس قوم کو تباہ کر دے گا۔ خدارا ان کو اللہ کی گرفت سے بچایئے"

مولانا اعظمی کچھ کہنا چاہتے تھے، مگر شاید شدتِ ادب و عزت کی وجہ سے دل کی بات زبان پہ نہ لا سکے۔ بالآخر حضرت مدنیؒ نے خود ہی فرمایا:

"کیا چاہتے ہو؟"

مولانا عبدالحمید صاحب نے عرض کیا کہ:

"ان ظالموں کے حق میں بد دعا فرما کر ان سے بدلہ لیں تاکہ براہِ راست خدا اپنی گرفت میں نہ لے"

جواب میں حضرت نے عجیب لہجہ میں فرمایا:

"بھائی! جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلہ نہیں لیا تو میں ان کا غلام ہو کر کیا بدلہ لوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس قوم کو ہدایت دے۔ اس کے سوا اور کیا کہہ سکتا ہوں"!!

(۳)

ایک دفعہ حضرت جلسہ سے خطاب کرنے کے لیے بریلی تشریف لائے، مجمع کثیر، سکوتِ شب اور ہر سو روشنیاں، ایک عجیب سا منظر تھا۔ وابستگانِ عقیدت کا ہجوم بیکراں تھا اور پارک سے باہر مخالفین کا ہجوم تھا جو مخالفانہ نعرے لگا رہے تھے۔ انہوں نے حضرت کو اسٹیج پہ جانے سے روکنا چاہا، مگر شیخ الاسلام معززینِ شہر کے ساتھ برابر بڑھتے رہے اور جلسہ گاہ میں تلاوتِ قرآن پاک کے بعد تقریر شروع کر دی، ادھر مخالفین نے پوری قوت سے کنستر اور تارکول کے خالی ڈرم بجانے شروع کر دیئے اور کیلوں کے ڈنٹھل پھینکنے لگے۔ تقریر پھر بھی جاری رہی حضرت کے دیوانے جوابی کارروائی کے لیے بے تاب تھے۔ حضرت کا صرف اشارۂ ابرو مخالفین کو ان کی حرکات کا مزہ چکھا سکتا تھا، مگر شیخ الاسلام نے مجمع کو دفاعی کارروائی کرنے سے قطعاً روک دیا بالآخر پتھر برسنے لگے اور لوگ منتشر ہونے لگے۔ ضلع کا افسرِ اعلیٰ آپ کا مخالف تھا لہذا پولیس بجائے اس کے کہ ان کی سرکوبی کرتی، ان کی حوصلہ افزائی کر رہی تھی۔ جانبازوں نے چاہا کہ حضرت کے گرد ہو کر سایہ کر لیں مگر واہ رے، صبر و استقامت کے پتلے حسین احمدؒ! ایسا کرنے سے روک دیا۔ اور انتہائی محبت و شفقت سے فرمایا کہ:

"حسین احمد کا سر آپ کے سروں سے زیادہ قیمتی نہیں ہے"

آخر کار مخالفین نے روشنیوں کے قمقموں کو پتھروں کا نشانہ بنایا اور فضا تاریک ہو گئی۔ انہوں نے اپنے زعم میں جلسے کو ناکام بنا دیا۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہو گیا۔ حضرت اپنی قیام گاہ پر تشریف لائے اور قبل اس کے بریلی واپس ہوں آپ کی جانب سے ایک ہینڈ بل شائع ہو کر تقسیم ہوا جو دعاؤں اور نصیحتوں سے پُر تھا اور جس کا مضمون اس شعر پہ ختم ہوا تھا۔

مرادِ ما نصیحت بود گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

بیس بڑے مسلمان ص ۵۱۹

(۴)

۱۹۴۵ء کا ذکر ہے کہ شیخ الاسلامؒ کے ساتھ مشرقی پنجاب کے ایک ریلوے اسٹیشن پر ایک مخالف مجمع نے جس کا اختلاف سیاسی نوعیت کا تھا۔ حضرت مدنیؒ پر سنگ باری شروع کر دی۔ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ نے حضرت شیخ الاسلام کو آڑ میں لے لیا اور خود کو مجمع کے سامنے پیش کر دیا اور اب مولانا پر تسلسل سے پتھر برسنے لگے، حتیٰ کہ ایک پتھر نازک جگہ پر آ لگا۔ مولانا حفظ الرحمٰن فرمایا کرتے تھے کہ میں یہ تہیہ کر چکا تھا کہ جب تک حفظ الرحمٰن کے بدن میں جان موجود ہے حضرت پر آنچ نہ آنے دوں گا۔

اس سنگ باری کا ایک واقعہ یہ بھی ہے جو مولانا مفتی جمیل الرحمٰن نائب مفتی دارالعلوم دیوبند سے حضرت مولانا حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوریؒ نے بیان فرمایا کہ پاکستان میں ایک مقام پر ایک شخص ان کو ملا اور بے اختیار رونے لگا۔ دریافت کرنے پر اس شخص نے یہ داستان سنائی کہ وہ مشرقی پنجاب کا رہنے والا ہے اور جس مجمع نے حضرت شیخ الاسلام پر سنگ باری کی تھی بدبختی سے یہ بھی اس میں موجود تھا۔ اس نے سلسلہ گفتگو جاری رکھتے ہوئے بتلایا کہ اس مظاہرے کے موقع پر تشفیِ غیظ کیلیے اس نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ برہنہ ہو کر حضرت شیخ الاسلامؒ کے سامنے ناچنے لگا۔ واقعہ رفت و گذشت ہو گیا لیکن لا یضل ربی ولا ینسیٰ۔ کچھ عرصہ بعد جب پنجاب میں ہولناک فسادات ہوئے تو سکھوں نے مذکورہ شخص کو ایذا پہنچانے کا یہ طریقہ اختیار کیا کہ اس کو ایک ستون سے باندھ دیا اور حرکی ہو بہنوں کو اس پر مجبور کیا کہ وہ برہنہ ہو کر اس کے اور مجمع کے سامنے ناچیں۔ اس نے کہا کہ اس وقت میرا ذہن اس طرف منتقل ہو گیا کہ آج کا یہ ناچ اس برہنہ ناچ کا قدرتی انتقام ہے جو حضرت مدنیؒ کی اہانت کی غرض سے میں نے کیا تھا!

(بیس بڑے مسلمان ص ۵۱۶)

(۵)

حضرت مولانا مدنیؒ بھاگل پور تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ کئی ایک احباب کا جمگھٹا سا تھا۔ حاضرین حضرت کے دیدار و گفتار سے مشامِ جاں کو معطر کر رہے تھے کہ دریں اثنا حاجی ایوب صاحب مچھل کے توسط سے ایک نابینا حاضرِ خدمت ہوا اور یوں عرضِ حال کرنے لگا کہ حضرت جب آپ مسلم لیگ کے دور میں تشریف لاتے تھے میں ہی وہ شخص تھا جس نے کالی جھنڈی دکھائی تھی اور گالیاں دی تھیں اور پتھر برسائے تھے۔ میں ابھی راستہ سے بھی نہ لوٹا تھا کہ میری دونوں آنکھیں اندھی ہو گئی تھیں۔ توبہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مسجد سے کوئی شخص

نتیجہ امتحان سالانہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان

کل نمبر ۶۰۰ ؛ کامیاب درجہ علیاء ۳۶۰ یا اس سے زائد ؛ کامیاب درجہ وسطیٰ ۳۰۰ یا اس سے زائد ؛ کامیاب ادنیٰ ۲۴۰ یا اس سے زائد

اس سال وفاق المدارس العربیہ سے ملحق مدارس فوقانیہ کے ۳۷۵ طلباء نے سالانہ امتحان دورہ حدیث شریف منعقدہ شعبان سنہ ۱۴۰۱ھ میں شرکت کی، جن میں سے ۷ طلبہ نے صحیح بخاری کا اور ۱۲ طلبہ نے جامع ترمذی کا ضمنی امتحان کا ..... دیا۔ ضمنی امتحان میں ۲۶ طلبہ کامیاب اور دو طلبہ ناکام ہوئے اور باقی ۳۴۷ نے پوری دس کتب حدیث کا امتحان دیا۔ ان میں سے ۲۷ طلبہ درجہ علیا میں کامیاب ہوئے، ۹۴ طلبہ درجہ وسطیٰ میں اور ۱۰۷ طلبہ درجہ ادنیٰ میں کامیاب ہوئے اور ۲۰ طلبہ اگرچہ مجموعی طور پر کامیاب ہوئے ہیں مگر ۸ طلبہ کو ضمنی بخاری کا اور ۱۲ طلبہ کو جامع ترمذی کا امتحان پاس کرنے کے بعد سند فراغت دی جائے گی۔ ۵۲ طلبہ امتحان میں ناکام ہوئے اور ۲۱ طلبہ غیر حاضر رہے۔ حاضر طلبہ کا نتیجہ تقریباً ۸۵ فیصد رہا۔

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی ۵ کے مولوی خالد محمود بن مولانا عبدالمجید سکھر رول نمبر ۱۶۰ نے ۶۰۰ میں سے ۵۰۶ نمبر حاصل کرکے اول نمبر کامیاب ہوئے۔ نیز اسی مدرسہ کے مولوی شبیر احمد بن جام محمد بخش رحیم یار خان رول نمبر ۱۸۶ نے ۴۸۷ نمبر حاصل کرکے سوم نمبر کامیاب ہوئے۔

جبکہ مدرسہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مولوی محمد نبیہ بن محمد امین مہمند ایجنسی پشاور رول نمبر ۵۰ نے ۴۹۲ نمبر حاصل کرکے دوم نمبر کامیاب ہوئے۔ فللہ الحمد۔

ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان۔ ملتان

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

رول نمبر	نام	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱	امین الحق	عبدالحق	۳۸۳	علیا
۲	اشرف علی	حکیم خان	۲۴۹	ضمنی بخاری
۳	اشراف الدین	درویش خان	۳۰۸	وسطیٰ
۵	آغا محمد	نیاز محمد	۲۸۸	ادنیٰ
۶	ارشاد الحسن	عبدالرزاق بنگین	۲۷۸	ادنیٰ
۷	امان اللہ	مولانا محمد ہارون	۳۴۷	وسطیٰ
۹	جمال الدین	مولوی عبدالرزاق	۲۷۳	ادنیٰ
۱۰	حضرت علی	محمد گل	۳۱۲	وسطیٰ
۱۱	حافظ حبیب الرحمٰن	مولوی عبدالرحمٰن	۳۳۹	〃
۱۲	حبیب احمد	مولوی عرفان الدین	۲۴۷	ادنیٰ
۱۳	حمید گل	انار گل	۳۶۲	علیا
۱۴	حمد اللہ	مولانا عبدالرؤف	۳۷۶	〃
۱۶	رحمت اللہ	حاجی سدا خان	۲۷۲	ادنیٰ
۱۷	رحمت اللہ	مولوی خان محمد	۳۳۸	وسطیٰ
۱۸	سلطان محمود	خلیفہ نور محمد	۲۷۳	ادنیٰ
۱۹	سعد اللہ	مولانا نصر اللہ	۳۳۳	وسطیٰ
۲۰	سعید الدین	نصیر الدین	۳۶۵	علیا
۲۱	سید محمد	سید امیر حیدر	۳۰۷	وسطیٰ
۲۲	سراج الحق	شمس الرحمٰن	۲۹۴	ادنیٰ
۲۳	رشید رحمٰن	یار احمد	۲۵۹	〃
۲۵	عنایت اللہ	خلیفہ محمد مرحوم	۲۸۸	〃
۲۶	مراد گل	ششی گل	۳۴۷	وسطیٰ
۲۷	عبدالجبار	حاجی محمد	۲۹۷	ادنیٰ
۲۸	عبدالودود	ولی محمد	۲۷۲	〃
۲۹	عبدالمعطی	یار محمد خان	۲۸۷	ادنیٰ
۳۰	عبدالعزیز شاہ	سید علی شاہ	۳۴۳	وسطیٰ

۳۱	عبدالقدیر	محمد ایوب	۲۴۳	بخاری ضمنی
۳۲	عبدالحق	رد بیدار محمد	۲۶۴	ادنیٰ
۳۳	عبداللہ	قاضی غلام احمد	۲۴۶	وسطیٰ
۳۴	عزیزاللہ	مولانا خان بہادر	۳۶۲	علیا
۳۵	عبدالحق	مولوی شمس الاسلام	۳۶۹	〃
۳۶	عبدالسلام جان	محمد جان	۳۰۴	وسطیٰ
۳۹	سیف الرحمٰن	فتح خان	۲۷۸	ترمذی ضمنی
۴۰	فدا النبی	عبدالسلام	۲۹۰	ادنیٰ
۴۲	فیروز شاہ	محمود شاہ	۳۱۵	وسطیٰ
۴۴	عبدالحلیم	حافظ خدا ئیداد	۳۲۰	〃
۴۷	محمد تاج الدین	معراج الدین	۲۶۷	ادنیٰ
۴۸	محمد سعد الحفیظ	مولوی سید الرحمٰن	۴۰۰	علیا
۴۹	مختار احمد اللہ	مباح احمد	۴۸۴	〃
۵۰	محمد نبی	محمد امین	۴۹۲	〃
۵۱	محمد	نیاز محمد	۳۲۹	وسطیٰ
۵۲	مجیب الرحمٰن	مولانا صدر الشہید	۳۳۵	〃
۵۳	مظفر شاہ	محمد صابر شاہ	۲۶۳	ادنیٰ
۵۴	محمد اسماعیل	محمد عبدالرشید	۳۰۰	وسطیٰ
۵۵	محمد نبی	خدا ئیداد	۲۸۸	ادنیٰ
۵۷	محمد حنیف	غلام صدیق	۲۴۰	〃
۵۸	محمد افضل	گلزادہ	۲۹۴	〃
۵۹	محمد نعیم	شمال خان	۲۹۹	〃
۶۰	محمد سلیم	محمد کریم	۲۷۰	〃
۶۱	محمد صالح	عبدالباقی	۳۱۸	وسطیٰ
۶۲	محمد صادق	مولوی امیر محمد	۳۵۸	〃
۶۳	محمد ریاض	نجل خان	۲۸۸	ادنیٰ
۶۵	میرا جان	عبداللہ	۲۶۳	〃
۶۶	محمد حسن	بادام	۳۲۷	وسطیٰ
۶۷	ناصر خان	محمد ابراہیم	۲۴۴	ادنیٰ
۶۸	نجیم علی شاہ	شاہ حسین	۲۹۲	〃
۶۹	یار محمد	دیدار	۲۹۰	〃
۷۲	فضل ربی	فضل الٰہی	۲۵۵	〃
۷۳	مجاہد احمد گل احمدی	محمد گل	۲۹۱	〃
۷۵	شہباز خان	تاج محمد	۲۵۶	〃
۷۸	ضیاء الرحمٰن	حاجی حبیب اللہ خان	۲۶۵	〃
۷۹	عزیز الدین	طالب جان	۲۸۷	〃
۸۰	شاہ پسند حق	فضل حق	۲۲۷	〃

۳۹۲	سلطان حسین	صاحبزادہ عبدالقیوم	۴۲	ضمنی بخاری کامیاب

جامعہ اشاعت القرآن حضرو ضلع اٹک

۸۱	عبدالقیوم	غلام حسین	۴۱۸	علیا
۸۲	قاری محمد شبیر	سراج ولی	۳۴۷	وسطیٰ
۸۳	غلام رسول	حمید اللہ	۲۵۷	ادنیٰ
۸۴	قاری محمد حسن	حبیب میاں	۲۸۴	〃
۸۶	قاری عبدالکریم	محمد یعقوب	۲۵۴	〃
۸۷	محمد اسحاق	نیام الدین	۲۵۳	〃
۸۸	لطیف الرحمٰن	محمد ایوب	۳۲۲	وسطیٰ
۸۹	فخر الاسلام	مولوی غلام جیلانی	۳۵۷	〃
۹۰	قاری عبدالجلیل	حاجی سید احمد	۲۶۱	ادنیٰ
۹۱	محمد صالح	نور محمد	۳۱۳	وسطیٰ

دارالعلوم سرحد پشاور

۹۳	محمد قاسم شاہ	محمد انور شاہ	۲۶۹	ادنیٰ
۹۴	غلام محمد	گل ہزار بیگ	۲۴۵	〃
۹۵	محمد ولی	رحمت ولی	۲۴۱	〃
۹۶	حبیب الاسلام	سلطان شاہ	۲۴۸	〃
۱۰۲	عبداللطیف	سراج الدین	۲۷۳	〃

دارالعلوم عثمانیہ اتمانزئی ضلع پشاور

۱۰۷	سعید الرحمٰن	محمد نجیم مرحوم	۳۶۷	ضمنی ترمذی
۱۰۸	احمد منیر	رحمت گل	۲۶۲	〃 بخاری
۱۰۹	محمد اشرف	عبدالستار	۲۴۰	ترمذی
۱۱۱	عبدالغنی صابر	عبداللہ	۳۱۲	وسطیٰ
۱۱۲	محمد طیب	روح الدین	۳۶۷	علیا
۱۱۶	عبداللہ	عبدالحکیم	۳۵۳	وسطیٰ
۱۲۰	عبداللہ صافی	محمد عبدالعظیم	۳۰۲	〃
۱۲۱	غلام اللہ	محمد حسین	۲۹۴	ادنیٰ
۱۲۲	عبدالحکیم	تازہ گل	۲۵۴	〃
۱۲۳	سعید اللہ	مرسلین خان	۲۶۴	〃
۱۲۴	تراب خان	فاتح محمد	۲۴۰	بخاری ضمنی
۱۲۵	عبدالجلیل	عبدالحلیم	۲۴۵	ادنیٰ
۱۲۷	محمد وزیر	گل محمد	۲۳۸	ترمذی ضمنی

دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

۱۲۸	پشم خان	اسلام دین	۲۵۵	ترمذی ممتنی
۱۲۹	محمد بشیر	مولوی غلام سعید	۲۷۲	ادنیٰ
۱۳۰	نور محمد	مولوی محمد علی	۲۸۹	،،
۱۳۴	فضل خان	لعل باز	۲۷۴	،،
۱۳۵	محمد جلیل	دین شاہ	۲۵۰	،،
۱۳۷	دین گل	حاجی دین محمد	۲۴۸	،،
۱۴۱	محمد روشان	شیر حسن	۲۷۸	،،

جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی ۵

۱۴۳	محبوب احمد	محمد رمضان	۳۲۸	وسطیٰ
۱۴۴	عبدالغفار	حاجی عبدالستار	۴۰۱	علیا
۱۴۵	محمد ضیاء الحق	قاری عبدالحق	۴۳۱	،،
۱۴۶	سمیع اللہ	غلام سرور	۳۸۹	،،
۱۴۷	انوار الحق حقانی	مولانا عبدالحیٔ	۳۷۰	،،
۱۴۸	عبدالغفار غفاری	مولانا عبدالستار	۴۱۴	،،
۱۴۹	حبیب اللہ نعمانی	مولانا غلام سرور	۳۹۰	،،
۱۵۱	عبدالغنی	محمد عظیم	۳۴۴	وسطیٰ
۱۵۲	حبیب الرحمن مظہری	خواجہ شمس الدین مظہری	۳۶۴	علیا
۱۵۳	محمد فاروق	سلطان محمد	۳۰۸	وسطیٰ
۱۵۴	عنایت الحق	مولانا عبدالحق	۳۶۵	علیا
۱۵۵	عمران افریقی	موسیٰ بدھانیہ	۳۴۹	وسطیٰ
۱۵۶	عنایت اللہ	سیف الرحمن	۳۳۲	،،
۱۵۷	صدیق اللہ	شاہ گل	۲۸۸	ادنیٰ
۱۵۸	محمد حسن	عمر جی دل	۳۱۶	وسطیٰ
۱۵۹	محمد حسین	عمر جی دل	۳۳۸	،،
۱۶۰	خالد محمود	مولانا عبدالمجید	۵۰۶	علیا
۱۶۱	مزمل حسین	محمد حسین	۴۷۱	،،
۱۶۲	سعید احمد بلوچ	فتح محمد	۴۳۳	،،
۱۶۳	مظہر احمد	محمد لطیف	۳۴۱	وسطیٰ
۱۶۴	ظفر احمد	محمد لطیف	۳۲۹	،،
۱۶۵	محمد یونس	چوہدری نذر محمد	۳۳۹	،،
۱۶۶	قاسم اشرف	مولانا نور احمد	۴۲۹	علیا
۱۶۷	رقیب اللہ	صاحب اللہ	۴۳۱	،،
۱۶۸	عبدالماجد	دین محمد	۳۴۱	وسطیٰ
۱۶۹	انور طرازی	رسید محمود طرازی	۳۰۹	،،

۱۷۰	محمد شریف	محمد یوسف	۲۶۶	ادنیٰ
۱۷۱	نظر محمد	خان محمد	۲۶۸	،،
۱۷۲	نظیر محمد	جان محمد	۳۷۲	علیا
۱۷۳	عبدالصمد	حضور بخش	۳۸۱	،،
۱۷۴	یار محمد	شیر احمد	۲۸۵	ادنیٰ
۱۷۵	محمد عمر	میاں محمد بشیر	۳۶۵	علیا
۱۷۶	عبدالقادر	اشفاق البخاری	۴۵۷	علیا
۱۷۷	محمد منور	امام الدین	۲۴۹	ادنیٰ
K۸	حبیب اللہ	مولانا سراج الدین	۲۴۱	،،
۱۷۹	محمد حسن	محمد حسین	۳۳۰	وسطیٰ
۱۸۰	منظور احمد	محمد د مۂ	۳۸۲	علیا
۱۸۱	سعید اللہ	ست و پند	۳۶۶	،،
۱۸۲	عبدالودود	طورخان	۳۶۸	،،
۱۸۳	عبیداللہ	عبدالصمد	۳۵۷	وسطیٰ
۱۸۴	غلام شبیر	حاجی محمد طالب بلوچ	۳۸۲	علیا
۱۸۵	حسین احمد	مولانا محمد قاسم	۳۳۰	وسطیٰ
۱۸۶	شبیر احمد	جام محمد بخش	۴۸۷	علیا
۱۸۷	میاں فاروق	سید ثانی گل	۴۱۱	علیا
۱۸۸	محمد ایران	فدا حسین	۴۰۵	،،
۱۸۹	عبدالجلیل	مقبول احمد	۳۸۰	،،
۱۹۰	خورشید احمد	محمد رفیق	۳۶۷	،،
۱۹۱	حافظ عبدالرحیم	نصرالدین محمد امین	۳۵۸	وسطیٰ
۱۹۲	عبدالشکور	مولانا حسین احمد	۴۵۴	علیا
۱۹۳	محمد امین	کریم الدین	۴۰۰	،،
۱۹۴	عبداللہ	مسعودزی	۴۱۹	،،
۱۹۵	محمد زبیر	مولانا علی گوہر	۳۸۶	،،
۱۹۶	عبدالحق مدنی	ابراہیم	۳۵۰	وسطیٰ
۱۹۷	ظہیر احمد	قاری عبدالرحمن	۳۸۷	علیا
۱۹۸	تاج محمد	مولوی محمد اسمٰعیل	۳۳۶	وسطیٰ
۱۹۹	محمد ایاس	گل شبیر	۳۸۸	علیا
۲۰۰	شبیر احمد	زاہد حسین خان	۴۶۶	،،
۲۰۱	محمد اسماعیل	اللہ بخش	۴۷۲	،،
۲۰۲	اسرارالحق	غلام اکبر	۳۵۰	وسطیٰ
۲۰۳	حمد اللہ	حاجی جیرون	۳۸۱	علیا
۲۰۴	محمد سلام	غلام محمد	۳۷۵	،،
۲۰۵	شفیع اللہ	مولانا نورالہدیٰ	۲۵۳	ادنیٰ
۲۰۶	محمد سلیم	مولوی محمد علی	۳۰۲	وسطیٰ

۲۰۷	سید مصطفٰے	محمد مجتبیٰ	۳۱۲	وسطیٰ

جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵

۲۰۸	محمد عبید اللہ	عبدالکریم	۳۶۸	علیا
۲۰۹	محمد کفایت اللہ	مولوی فتح محمد	۳۰۵	وسطیٰ
۲۱۱	منصور احمد عباسی	مولوی محمد جنید	۳۰۶	"
۲۱۲	نور الحمید	مولوی عبدالمالک	۳۱۸	"
۲۱۴	عبدالحق	عبدالعزیز	۲۴۲	ادنیٰ
۲۱۶	محمد عبدالحق	مولوی عبدالجلیل	۳۴۲	وسطیٰ
۲۱۷	آغا محمد	منوخان	۲۶۸	ادنیٰ
۲۱۸	لعل مرجان	سخی مرجان	۳۱۷	وسطیٰ
۲۱۹	محمد نور عالم	علی میاں	۲۵۵	ادنیٰ
۲۲۰	عبدالرشید	عبدالکریم	۳۰۳	وسطیٰ
۲۲۱	قاری فرزند دین	لعل محمد	۳۲۹	"
۲۲۳	حافظ مولا بخش	محمد مبارک	۲۹۸	ادنیٰ
۲۲۴	حافظ عبدالوہاب	مولوی عبداللہ	۲۶۹	"
۲۲۵	ولی اللہ	الحاج محمد اعظم	۳۱۵	وسطیٰ
۲۲۶	محمد ظریف خان	الحاج نور اللہ خان	۲۴۶	ادنیٰ
۲۲۷	غلام مصطفٰے	محمد رمضان	۳۲۸	وسطیٰ
۲۲۸	محمد خان	حاجی فیض محمد	۲۸۷	ادنیٰ
۲۲۹	زین العابدین	مولوی طالب الدین	۲۶۵	"
۲۳۰	عبدالرؤف	مولوی تاج محمد	۲۶۵	"
۲۳۱	محمد فاروق	ملا پیر محمد	۲۸۰	"
۲۳۳	غلام نبی	حاجی یار محمد	۳۵۵	وسطیٰ
۲۳۴	عبدالمجید	رحیم بخش	۳۱۷	"
۲۳۵	حسین احمد فاروقی	غلام محمد	۳۱۳	"
۲۳۶	میر نبا در خان	مشیر گوڑی خان	۲۷۵	ادنیٰ
۲۳۷	محمد امیر	گل شاہ امیر	۲۷۱	"
۲۳۸	نادر عالم	محمد امین شاہ	۳۷۵	علیا
۲۳۹	محمد موسیٰ	نور محمد	۲۴۳	ادنیٰ
۲۴۰	سید نذر	حاجی ناظر حسین	۳۷۱	وسطیٰ
۲۴۱	علی زمان	مولوی عبدالقدیر	۲۹۰	ادنیٰ
۲۴۲	نور احمد	محمد عیسیٰ	۴۲۲	علیا
۲۴۳	محمد اشرف	فوجدار خان	۳۸۵	"
۲۴۴	محمد اخلاص الرحیم	ماجد رحیم نواز خان	۴۱۲	"
۲۴۵	محمد صادق	عبدالرحمٰن	۳۳۴	وسطیٰ
۲۴۶	علی احمد	حاجی خلیل احمد	۲۵۹	ادنیٰ
۲۴۷	محمد قاسم	شاہ میراں	۲۶۱	ادنیٰ
۲۴۹	رضوان الرحیم	عبدالرحیم	۲۴۷	"
۲۵۰	محمد عبدالاول	الحاج عبدالمنان	۲۹۳	"
۲۵۱	محمد دل خان	محمد محتاج	۲۸۰	"
۲۵۲	محمد ادریس	مولانا محمد	۳۰۱	وسطیٰ
۲۵۳	عبدالقیوم	میاں محمد	۲۷۶	ادنیٰ
۲۵۴	عزیز الرحمٰن	محمد قاسم	۳۰۵	وسطیٰ
۲۵۵	حبیب الرحمٰن	میر گل	۲۹۶	ادنیٰ
۲۵۶	محمد اسماعیل	محمد شفیع	۲۶۵	"
۲۵۷	محمد اسلم	علی افسر خان	۳۵۱	وسطیٰ
۲۵۸	عبید اللہ قریشی	مولوی دوست محمد	۳۰۳	"
۳۹۰	تاج الدین	محمد نور اللہ	۴۰	ضمنی ترمذی کامیاب
۳۹۵	مراد محمد	علا محمد	۴۵	" " "
۳۷۲	مبارک دین	مولوی محمد کریم	۵۰	" " "

جامعہ مدنیہ لاہور

۲۵۹	نعیم الدین	حافظ معز الدین	۲۵۰	ضمنی بخاری
۲۶۰	عبدالحفیظ	مولانا مفتی عبدالحمید	۲۶۶	ادنیٰ
۲۶۱	خالد محمود	حافظ غلام محمد	۲۸۷	"
۲۶۲	حافظ محمد عثمان	حافظ محمد افضال	۲۸۴	"
۲۶۴	کریم بخش	محمد حسن	۲۵۹	"
۲۶۵	عبدالکبیر	محمد شفیع	۲۶۵	"
۲۶۶	سید منور حسین	سید محمد یعقوب	۲۸۲	"
۲۶۷	حافظ عبدالعزیز	مولانا محمد رفیق	۲۷۸	"

جامعہ قاسم العلوم ملتان

۲۶۸	عبدالجلیل	ایاز خان	۳۷۵	علیا
۲۶۹	عبدالرحمٰن	عبدالاحد	۳۷۲	"
۲۷۰	حافظ عبدالقوی	مفتی عبدالقادر	۴۳۳	"
۲۷۱	حافظ محمد اسمٰعیل	عبدالمجید	۲۷۳	ادنیٰ
۲۷۲	سعید احمد	صاحب خان	۳۷۹	علیا
۲۷۳	حافظ ریاض احمد	عبدالحمید	۳۳۳	وسطیٰ
۲۷۶	محمد نواز	حافظ الہٰی بخش	۲۸۲	ادنیٰ
۲۷۸	حافظ محمد ابراہیم	قادر بخش	۲۵۵	"
۲۷۹	محمد ناظم	غلام حیدر	۳۲۶	وسطیٰ
۲۸۰	فضل الرحمٰن	مولانا عبدالحمید	۴۰	ضمنی بخاری کامیاب
۲۸۲	خیر اللہ	عزت خان	۲۸۵	ضمنی ترمذی

۳۹۳	محمد اسلم	محمد رمضان	۲۵۲	ادنیٰ
۳۹۴	ممتاز الحق	مولانا منظور الحق	۵۰	ضمنی ترمذی کامیاب

مظاہر العلوم کوٹ ادو

۲۸۴	محمد اسماعیل	مولانا محمد ابراہیم	۳۳۶	وسطیٰ
۲۸۵	محمد حنیف	اللہ داد	۳۴۵	"

خیر المدارس ملتان

۲۹۰	عبد اللطیف	حافظ نظام الدین	۲۷۶	ادنیٰ
۲۹۱	محمد حنیف	مولانا محمد شریف	۳۸۸	علیا
۲۹۲	فاروق احمد	بشیر احمد	۳۴۴	وسطیٰ
۲۹۳	فیاض الرحیم	فیض الرحیم	۳۵۹	علیا
۲۹۴	عبد الستار	غلام سرور	۳۲۷	وسطیٰ
۲۹۵	محمد اشرف	میاں عبد العزیز	۳۷۷	اعلیٰ
۲۹۶	حفیظ اللہ	مولوی محمد عمر	۳۷۰	علیا
۲۹۷	افضل حق	عبد الحق	۳۷۰	"
۲۹۸	غلام رسول	مولوی محمد زماں	۳۶۵	"
۲۹۹	محمد عمر	خان محمد	۲۸۳	ضمنی بخاری
۳۰۰	فخر الدین احمد	احمد دین	۲۴۱	ضمنی ترمذی
۳۰۲	عبد الرحیم	چاندن خان	۳۰۲	وسطیٰ
۳۰۳	عبد القادر	حافظ رب نواز	۳۰۲	"
۳۰۴	اللہ وسایا	احمد بخش	۳۲۲	"
۳۰۵	غلام حسین	الٰہی بخش	۳۱۷	"
۳۰۶	عبد الغنی	غلام فرید	۳۰۴	"
۳۰۷	عبد الرحیم	مولوی عبید اللہ	۲۸۲	ادنیٰ
۳۰۸	محمد حنیف	نیک محمد	۲۴۶	ضمنی بخاری
۳۰۹	عبد الرحمٰن	حافظ فتح شیر	۳۳۲	وسطیٰ
۳۱۰	محمد صدیق	محمد حسین	۳۲۵	وسطیٰ
۳۱۱	تاج دین	عبد اللہ	۲۷۱	ادنیٰ
۳۱۲	اہل اللہ	قاری رحیم بخش	۲۶۹	"
۳۰۲	محمد اسلم	محمد منشا	۲۹۴	"
۳۰۷	خادم حسین	یار محمد	۲۵۴	"
۳۱۸	محمد معاویہ	مولوی محمد فاروق	۲۷۹	"
۳۱۹	محمد سلیم	حاجی غلام قاسم	۳۲۰	وسطیٰ
۳۲۱	ضیاء الرحمٰن	مولوی محمد نواز	۳۲۰	"

مدرسہ باب العلوم کہروڑ پکا

۳۲۲	ظفر محمود	محمد سلیم	۲۹۸	ادنیٰ
۳۲۳	محمد طیب	کرم دین	۲۸۷	"
۳۲۴	محمد اشرف	رحمت اللہ	۳۷۱	علیا
۳۲۵	شبیر احمد	محمد رمضان	۳۴۲	وسطیٰ
۳۲۶	عبد الستار	غلام سرور	۳۴۹	"
۳۲۸	مقبول احمد	شکر دین	۲۸۰	ادنیٰ
۳۲۹	حبیب الرحمٰن	عبد القیوم	۳۶۵	علیا
۳۳۰	محمد اشرف علی	محمد ناصر الدین	۳۳۰	وسطیٰ
۳۳۱	سید خلیق احمد ساجد	سید ممتاز احمد بخاری	۲۶۴	ضمنی ترمذی
۳۳۳	ابو الفتح عبد المالک ریحانی	مولانا اللہ بخش	۳۳۲	وسطیٰ

دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

۳۳۴	محمد جعفر	محمد حسن	۳۲۷	وسطیٰ
۳۳۵	عبد الرحیم	عبد الرحمٰن	۴۱۳	علیا
۳۳۶	سیف الرحمٰن	عبد الاحد	۳۳۵	وسطیٰ
۳۳۷	حفیظ الرحمٰن	مولوی منظور احمد	۳۱۹	"
۳۳۸	محمد نواز	احمد یار	۲۹۶	ادنیٰ
۳۳۹	عبد الستار	خدا بخش	۳۶۲	علیا
۳۴۰	محمد عثمان	غلام صدیق	۲۴۷	ضمنی ترمذی
۳۴۱	جمیل احمد	مولوی خلیل احمد	۲۵۲	ادنیٰ
۳۴۲	عبد الغفار	احمد بخش	۲۴۰	ضمنی ترمذی
۳۴۴	زبیر احمد	مولانا مسعود احمد	۲۷۸	ادنیٰ
۳۴۵	عمر سعید	محمد یار	۴۰۴	علیا
۳۴۶	مسعود احمد	مولوی غلام فرید	۳۰۰	ضمنی ترمذی
۳۴۷	سیف الرحمٰن	قاری غلام حسین	۲۶۳	" "
۳۴۸	طالب حسین	مولوی محمد رمضان	۲۷۷	ادنیٰ
۳۴۹	عبد الرشید	حکیم احمد بخش	۲۴۹	"

جامعہ رشیدیہ ساہیوال

۳۵۰	محمد یعقوب	محمد رمضان	۴۰۰	علیا
۳۵۱	محمد جمیل احمد	عبد الغنی	۴۱۴	"
۳۵۲	سعید الرحمٰن	محمد رمضان	۳۵۳	وسطیٰ
۳۵۳	بدر الدین قریشی	حکیم احمد حسن قریشی	۴۱۳	"
۳۵۴	عبد القیوم	لال خان	۴۰۸	علیا
۳۵۵	منظور احمد	مولانا غلام حسین	۴۰۳	"

۳۵۶	عبدالجبار	عبدالغفور	۴۲۳	علیا
۳۵۷	محمد سہیل	حاجی محمد بشیر	۴۳۲	〃
۳۵۸	محمد رمضان	عبداللہ خان	۴۲۸	〃
۳۵۹	محمد آصف	محمد اعظم خان	۳۸۱	〃
۳۶۰	بدرالدین	شمس الدین	۳۷۴	〃
۳۶۱	محمد زبیر	مولانا محمد طاہر شاہ	۳۰۹	وسطیٰ
۳۶۲	جمیل الرحمٰن	پروفیسر عبدالرحمٰن	۳۰۳	〃

دارالعلوم ربانیہ بستی ریاض المسلمین

ضلع فیصل آباد

۳۶۳	محمد صدیق	حاجی عبدالغنی	۳۳۶	وسطیٰ
۳۶۴	محمد ادریس	مولوی محمد صدیق	۲۵۸	ادنیٰ
۳۶۵	غلام رسول	مولوی محمد عبداللہ	۳۰۱	وسطیٰ
۳۶۶	عبدالرحمٰن	صوفی محمد ہاشم	۲۸۱	ضمنی ترمذی

مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی

۳۶۷	محمد ابراہیم	ابوالحسن	۳۲۳	〃
۳۶۸	گل گوہر	محمد خان	۲۷۳	ادنیٰ
۳۷۱	محمد صالح	علی محمد	۲۵۲	〃

دارالقراء پشاور

۳۷۴	محمد انور	سکندر خان	۲۷۴	〃
۳۷۵	حمیدالدین حامد	ریاض الدین	۲۶۱	ضمنی ترمذی
۳۷۷	حسن دل جان	مولوی احمد گل	۲۹۴	〃
۳۷۸	سفیان خان	مولوی احمد گل	۲۶۰	〃
۳۸۰	محمد عثمان	مولوی عبدالواحد	۳۷۴	علیا
۳۸۱	محمد اسلم	نور زادہ	۳۰۷	وسطیٰ
۳۸۲	قاضی گل	مولوی عبدالحنان	۳۱۸	وسطیٰ
۳۸۳	عزیز الرحمٰن	سیف الرحمٰن	۲۷۱	ادنیٰ
۳۸۴	غلام اللہ	محمد غلام	۲۷۷	〃
۳۸۵	قاری سمیع اللہ	غلام سخی	۴۰	ضمنی ترمذی کامیاب
۳۸۸	محمد نظام الدین	مولوی امیر زمان	۴۰	〃 〃 〃
۳۸۹	شمس الاسلام	مولوی عبدالرحمٰن	۲۵۳	ادنیٰ

بقیہ: حضرت مدنی کا مثالی استقلال

دھکا دے کر نکال رہا ہے۔ حضرت میری دنیا تو برباد ہو گئی۔ اب آخرت کے لیے دعا فرما دیجیے۔ میں نے جو کچھ قصور کیا ہے اسے معاف کر دیجیے ......

...... انداز بیاں، حزن و ملال اور ندامت و پشیمانی کے ساتھ کچھ اس طرح آمیختہ تھا کہ جملہ حاضرینِ مجلس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ بعد ازیں حضرت نے بڑی شفقت و محبت سے اسے پاس بٹھایا اور تمام حاضرین نے مل کر اس کے لیے دعا مغفرت کی۔

(الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر ص)

(۶)

واقعہ کے راوی جالندھر کے ایک ... محمد اکرم قریشی ہیں۔ جو حمید نظامی مرحوم (مدیر ...) کے جگری دوست مسلم سٹوڈنٹس میں ان کے دست و بازو اسلامیہ کالج کے فارغ التحصیل اور لیگ کے آغاز سے آج تک حامی چلے آتے ہیں۔ وہ مولانا مدنیؒ اور ان کے مدرسۂ فکر کے کبھی ہم خیال نہیں رہے بلکہ ان نوجوانوں میں سے تھے جنہیں مسلم کا ہراول دستہ کہا جاتا تھا اور جن کا کام لیگ سے اختلاف رکھنے والے عناصر کی ہر لحاظ سے مدافعت و مزاحمت تھا۔ بلکہ نوجوانوں کا طائفہ احرار اور جمعیۃ کے جلسوں پر یلغار کیا کرتا تھا۔ حسب ذیل واقعہ کے راوی یہی محمد اکرم قریشی جنہیں لاہور کے احباب ڈاکٹر بھی کہتے ہیں اور آج کل بیڈن روڈ لاہور میں رہ رہے ہیں۔ ان کی روایت کے مطابق اس واقعہ کے کئی راوی اب بھی بقیہ حیات ہیں اور یہ واقعہ انہوں نے کافی ہاؤس میں بارہا بیان کیا ہے:

"ابھی پاکستان نہیں بنا تھا اور ۱۹۴۶ء کے انتخابات کا زمانہ تھا مولانا حسین احمد مدنیؒ پنجاب یا سرحد کے سفر سے واپس جا رہے تھے۔ جالندھر کے اسٹیشن پر یہی نوجوان مسٹر شمس الحق دو ہمراہی ہیں اپنے رہنماؤں کے استقبال کے لیے گئے ہوئے تھے۔ رہنما کسی وجہ سے نہ پہنچ سکے۔ شمس الحق کی نظریں مولانا مدنی پر پڑ گئیں وہ اپنے ساتھ کے نوجوانوں کو لے کر ان کے ڈبے پر چڑھا۔ نعرے لگائے سب و شتم کی جتی کہ ان کی داڑھی کو پکڑ کر کھینچا، ایک بیان کے مطابق رخسار پر طمانچہ مارا۔ مولانا صبر کی تصویر تھے۔ آہ تک نہ کی۔ اس کارنامے کے بعد شمس الحق یا ان کے کسی ساتھی نے یہ واقعہ مولانا ظفر علی خان (جانشینِ گرامی علامہ اقبال کے جگری دوست تھے) سے بیان کیا۔ جو جالندھر مسلم لیگ کے نائب صدر اور تحریک پاکستان کے مقامی طور پر رہنما تھے۔ انہوں نے سنتے ہی کانپ کر پوچھا:

"کیا یہ صحیح ہے؟"

جب تصدیق کی گئی تو ان پہ ایک رعشہ سا طاری ہو گیا۔

اکرام قریشی کہتے ہیں کہ وہ کانپ رہے تھے انہوں نے لرزتی ہوئی زبان میں کہا:

"اگر یہ سچ ہے تو جس نے حضرت مدنیؒ کی داڑھی پر ہاتھ ڈالا ہے اس کی لاش نہیں ملے گی۔ اس کو زمین جگہ نہیں دے گی"

ظفر علی کانپ رہے تھے، ان کا چہرہ اشکبار تھا۔ ان کے دیدے پُرنم تھے۔؟

آپ جانتے ہیں کہ یہ شمس الحق کون تھا؟ یہی نوجوان ہے جو لائی ۴۷ء میں قتل و خون کا شکار ہو گیا جس کی نعش کا نہ پتہ چلا اور اس واقعہ کو ۱۱

ڈاکٹر مولوی ماجد علی خان
ایم۔ ایس سی، فاضل درس نظامی۔ پی ایچ ڈی۔ ڈی ایچ میگ

برصغیر میں مستشرقین کا علوم اسلامیہ اور علماء کو نیا چیلنج

موجودہ دور میں جو لوگ یونیورسٹیوں میں تعلیم پا چکے ہیں اور پا رہے ہیں ان کے دماغوں میں اسلام کے ماضی کی طرف سے بدگمانی اور علوم اسلامیہ کے بنیادی ماخذ کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے اور "اصلاح مذہب" "اسلام کی تشکیل جدید" "اصلاح فقہ و قانون اسلامی" اور اس سے بھی آگے "اصلاح دین اسلام" جیسے عنوانات سے اسلامی عقائد و حقائق کو مسخ کرنے کی تحریکوں کی پشت پر ان مغربی اسکالرز کا ہاتھ ہے جنہوں نے علوم اسلامیہ کو مسخ کرنے کی غرض سے اسلامیات اور تاریخ اسلام کے مطالعہ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں۔ ان لوگوں کو عام طور پر مستشرقین (ORIENTALISTS) کہا جاتا ہے موجودہ دور میں ان میں یہود و نصاریٰ دونوں شامل ہیں۔

در اصل استشراق کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ یہ تحریک تیرھویں صدی عیسوی میں جبکہ عیسائی دنیا صلیبی جنگوں میں ناکام ہوئی شروع ہوئی۔ اس کے محرکات سیاسی بھی تھے اور اقتصادی بھی، اور اسلام کی تعلیمات کو مسخ کرنے کے لئے یہ ایک حربہ کے طور پر استعمال کی گئی۔ اس کا ایک بڑا مقصد مذہب عیسوی کی اشاعت و تبلیغ اور اسلام کی ایک ایسی تصویر پیش کرنا ہے جس سے مسیحیت کی برتری اور ترجیح خود بخود ثابت ہو اور نئے تعلیم یافتہ اصحاب اور نئی نسل کے لئے مسیحیت میں کشش پیدا ہو۔ چنانچہ عیسائی مبلغین (MISSION-ARIES) اور اسی طرح یہودی علماء کی اسلامیات کے مطالعہ کے لئے وقف ہو گئے۔ اس طرح مستشرقین کی بڑی تعداد اصلاً پادری ہے یا یہودی علماء، اس تحریک کے سیاسی مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد مشرق میں مغربی حکومتوں اور ارباب اقتدار کو علمی کمک اور رسد پہنچانا تھا۔ وہ اپنی حکومتوں کو مشرقی اقوام و ممالک کے رسم و رواج ان کی طبیعت و مزاج ان کی زبان و ادب یہاں تک کہ جذبات و نغمیات کے متعلق معلومات بہم پہنچاتے رہے تاکہ اہل مغرب کو مشرق میں اپنا اقتدار قائم رکھنا آسان ہو۔

یہ مستشرقین قرآن و حدیث، سیرت نبوی فقہ اسلامی اور اخلاق و تصوف کا گہرا مطالعہ اس مقصد سے کرتے ہیں کہ ان علوم میں خامیاں نکالی جائیں اور ان کو اپنے مذہبی و سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ اپنے اسی دجالی مقصد کی وجہ سے ان کو علوم اسلامیہ میں صرف غیر صحت مند چیزیں ہی نظر آتی ہیں۔ جس طرح رنگین چشمہ لگانے والے کو ہر چیز اسی رنگ میں نظر آتی ہے جس رنگ کا وہ چشمہ استعمال کر رہا ہوتا ہے۔ ان مستشرقین کے کام کا ایک خطرناک پہلو یہ ہے کہ وہ اپنی تمام صلاحیتوں کو معقول و غیر معقول طریقہ پر ان کمزوریوں کی نشاندہی اور ان کو نہایت معیوب شکل میں پیش کرنے میں صرف کرتے ہیں جن کو وہ خود خوردبین سے دیکھتے ہیں اور اپنے قارئین کو دوربین سے دکھاتے ہیں۔ رائی کا پربت بنانا ان کا ادنیٰ سا کام ہے۔ وہ اسلام کی تاریک تصویر پیش کرنے میں ایسی چابک دستی، ہنرمندی اور صبر و تحمل سے کام لیتے ہیں جن کی مثال ملنا مشکل ہے۔ وہ پہلے ایک دجالی اور شر انگیز مقصد تجویز کرتے ہیں اور ایک بات طے کر لیتے ہیں اور پھر اس مقصد کے لئے ہر طرح کے رطب و یابس مذہب و تاریخ، حدیث و سیرت یہاں تک کہ افسانہ و شاعری کے غیر مستند ذخیرہ سے مواد فراہم کرتے ہیں اور جس سے ذرا بھی مطلب برآری ہوتی ہو خواہ وہ صحت و اسناد کے اعتبار سے کتنا ہی مشکوک و مجروح اور بے قیمت و بے حیثیت ہو اس کو بڑی آب و تاب کے ساتھ پیش کرتے ہیں اور ہماری یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے بھائی اور پڑھانے والے اساتذہ اس کو

سائنٹیفک تحقیق کا عنوان دے کر ہضم کر جاتے ہیں ۔ پھر یہی لوگ مستشرقین کی آواز بن کر ان کے خیالات کی پوری ترجمانی کرتے ہیں ۔

قرآن، حدیث، سیرت نبوی، فقہ و کلام سیرت صحابہ، تابعین، ائمہ مجتہدین، محدثین و فقہاء قضاۃ، مشائخ و صوفیاء، رواۃ حدیث فن جرح و تعدیل، اسماء الرجال، حدیث کی حجیت، تدوین حدیث، جمع قرآن، فقہ اسلامی کے مآخذ، فقہ اسلامی کا انعقاد ان میں سے ہر ایک موضوع کے متعلق مستشرقین کی کتابیں اور نام نہاد تحقیقات میں اتنا تشکیکی مواد پایا جاتا ہے جو ایک ایسے ذہین و حساس آدمی کو جو اس موضوع پر وسیع اور گہری نظر نہ رکھتا ہو پورے اسلام سے منحرف کر دینے، اس کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کر دینے اور علماء و سلف صالحین کی شخصیتوں کو مجروح کر دینے کے لئے کافی ہے ۔ اس شکوک و شبہات لٹریچر کو ان لوگوں نے سائنٹیفک ریسرچ ورک (اصولی اور باقاعدہ) اسٹڈی (مطالعہ) کا عنوان دیا ہے ۔ یورپ و امریکہ میں پڑھنے والے اور مغربی ممالک میں تعلیم حاصل کرنے والے اکثر لوگ اس بھنور میں پھنس چکے ہیں اور سیلاب کی اس رو میں بہہ چکے ہیں اور ان نام نہاد مستشرقین کے جال فریب میں مبتلا ہو چکے ہیں ۔

اس صدی کے شروع تک مستشرقین نے قرآن، حدیث، سیرت، فقہ اسلامی، تاریخ اسلامی وغیرہ پر براہ راست حملے کئے اور ان علوم پر بے لاگ تنقید کی ۔ ان میں تحریف کی اور اسلام و پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو مسخ کر کے پیش کیا ۔ ان کی تحریرات یورپی زبانوں میں ہوتی تھیں اور مغربی ممالک جن جن ممالک پر قابض تھے اور ان کا وہاں پر اقتدار تھا، وہاں شائع ہوتی تھیں ۔ ہندوستان کے بعض علماء نے ان کے مدلل جوابات دیئے اور ان کی فاحش غلطیوں سے عامۃ المسلمین کو روشناس کرایا ۔ ان میں سیرت کے سلسلہ میں مولانا شبلی نعمانی کا نام سرفہرست ہے ۔

گو کہ سر سید احمد خاں کے زیادہ تر مذہبی خیالات سے علماء متفق نہیں تھے، پھر بھی سر سید نے بدنام زمانہ ولیم مور کے سیرت نبوی پر کئے گئے اعتراضات کے حسن انداز میں جوابات دیئے اور اس مقصد کے لئے انگلستان کا سفر کیا جس سے علماء و عوام الناس سب ہی متاثر ہوئے۔ سیرت پر ان کا یہ کام انگریزی و اردو دونوں زبانوں میں شائع ہو چکا ہے ۔

جلد ہی مستشرقین نے محسوس کیا کہ ان کے طریق کار میں بنیادی غلطی ہے جس کی وجہ سے ان کی جد و جہد کا پورا نتیجہ نہیں نکل رہا ہے اور بعض اوقات اس کے علاوہ اسلامی حلقوں اور اداروں میں شدید رد عمل اور اشتعال پیدا ہو جاتا ہے جو ان کے مفسدانہ مقاصد پر ضرب کاری کی حیثیت رکھتا تھا ۔ وہ برابر اپنی شیطانی کوششوں کا جائزہ لیتے رہے ۔ ان کے طریقہ کار میں تبدیلی کے سلسلہ میں ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی (مرحوم) اپنی مشہور کتاب "المستشرقون والاسلام" میں اسلامی اصلاحی تحریکوں کے سلسلہ کے سلسلہ میں ایک مستشرق ہیری گیلارڈ ڈارمن (HARRY GAY- LORD DARMON) کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں :-

" ـــــ اصلاحی تحریکیں دینی تعلیمات کے موجودہ تجربوں کی روشنی میں از سر نو تشریح کرنے کی فلسفیانہ کوششیں ہوتی ہیں یا ان کے ذریعہ نئے تجربوں کو دینی تعلیمات کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے، اس لئے وہ (مسیحیت کے) ایک مبلغ کے لئے اولین اہمیت رکھتی ہیں ۔ اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہر نئی تحریک جس کو چند غلطیوں (مسلمانوں) شروع کر دیں وہ اس کا استحقاق رکھتی ہے کہ اس کا سنجیدگی کے ساتھ مطالعہ کیا جائے ۔ ہماری مراد ان (مسلم) تحریکوں سے ہے جن میں کہ حقیقۃ موجودہ زندگی کے پیچھے دینی اظہار ملتا ہے اور جو روزمرہ کے تجربہ کی روحانی تشریح کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور پھیلتی جا رہی ہیں اور جن میں روحانی توجیہ حقائق سے بڑھ رہا ہے ۔ بہت ممکن ہے کہ ان میں سے ایک اصلاحی تحریک (قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ کون سی تحریک ہو سکتی ہے ۔ ماجد) حضرت عیسیٰؑ کو سمجھنے کے سلسلہ میں بالآخر بڑی اہم ثابت ہوتی کہ یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ آئندہ چند سالوں میں اسلامی ممالک میں (مسیحی) مبلغ کا اصل کارنامہ مسلمان افراد کی اصلاح و احیاء سے زیادہ خود اسلام کی تجدید و احیاء کا ہو، بہرحال یہ کام کا ایک میدان ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور جس سے غفلت نہیں برتی جا سکتی ۔ میدان کھلا ہوا ہے، یہ ان معذرت پسندوں کی مثالوں سے ظاہر ہے جو عیسائیوں اور مسلمانوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کا خیر مقدم کرتے ہوئے نظر آتے ہیں ۔"

ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی آگے لکھتے ہیں :

" اس نصف صدی کے اندر عالم اسلام میں اصلاح و ترقی (در حقیقت تجدد و مغربیت) کے جتنے علم بردار پیدا ہوئے ان کے خیالات، اعلانات اور ان کے طریقہ کار میں مستشرقین کی ان دعوت و تلقین کا عکس صاف نظر آئے گا ۔ یہاں تک کہ مستشرقین کے ان خیالات کو ان معلمین و زعماء

کے فکر و عمل کی اساس قرار دیا جاسکتا ہے اور ان کو ان کا مشترک منشور کہا جاسکتا ہے۔ ان مستشرقین نے ایک طرف اسلام کے دینی افکار و اقدار کی تحقیر کا کام کیا اور مسیحی مغربی کے افکار و اقدار کی کمزوریاں ثابت ہو اور ایک تعلیم یافتہ مسلمان کا رابطہ اسلام سے کمزور پڑ جائے اور وہ اسلام کے بارے میں متشکک ہو جائے کم از کم یہ سمجھنے پر مجبور ہو کہ اسلام موجودہ زندگی کے مزاج کا ساتھ نہیں دے سکتا اور اس زمانہ کی ضروریات اور تقاضوں کو پورا کرنے سے عاجز ہے۔ ایک طرف انہوں نے بدلتی ہوئی زندگی اور تغیر پذیر اور ترقی یافتہ زمانہ کا نام لے کر خدا کے آخری اور ابدی دین اور قانون پر عمل کرنے کو روایت پرستی، رجعت پسندی اور قدامت و دقیانوسیت کا مترادف قرار دیا اور دوسری طرف اس کے بالکل برعکس انہوں نے ان قدیم ترین تہذیبوں اور زبانوں کے احیاء کی دعوت دی جو اپنی زندگی کی صلاحیت اور ہر طرح کی افادیت کھو کر ماضی کے ملبہ کے نیچے سینکڑوں، ہزاروں برس سے دفن ہیں اور جن کے احیاء کا مقصد مسلم معاشرہ میں انتشار پیدا کرنے اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اسلامی تہذیب و عربی زبان کو نقصان پہنچانے اور جاہلیت قدیمہ کو زندہ کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ انہی کی تحریروں کے اثر اور انہی کے شاگردان رشید کے ذریعہ مصر میں 'فرعونی' عراق میں آشوری، شمالی افریقہ میں 'بربری' فلسطین و لبنان کے ساحل پر فینقی تہذیب و زبان کے احیاء کی تحریکیں شروع ہوئیں اور ان کے مستقل داعی پیدا ہو گئے اور انہیں مستشرقین اور ان کے شاگردوں نے شد و مد کے ساتھ یہ کہنا شروع کر دیا کہ قرآن کی عربی زبان "فصحیٰ" اس زمانہ کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتی۔ اس کے بجائے عوامی (COLLOQUI-AL) اور مقامی زبانوں کو رواج دینا چاہیے اور انہی کو اخبارات اور کتابوں کی زبان بنانا چاہیے۔ ۔ ۔

اس سے بھی آگے بڑھ کر یورپ و امریکہ و کناڈا میں مستشرقین کے قائم کردہ نام نہاد اسلام کی تحقیق کے اداروں کے دروازے مسلمانوں کے لئے کھول دیئے اور بڑے بڑے وظیفے دے کر مسلمانوں کے ذہین اور تعلیم یافتہ طبقہ کو اپنی طرف کھینچ لیا اور نام نہاد سائنٹیفک و سیسٹمیٹک تحقیق کے عنوان سے ان کا ذہن مسموم کیا اور ان کو اپنے سانچہ میں ڈھال لیا۔ ان میں سے بعض انہی مستشرقین کا آلۂ کار بنے عموماً تین سال میں ڈگری اور پانچ سال میں تحقیقی سند (پی۔ ایچ۔ ڈی) کرا کر مسلسل ان لوگوں کے ذہنوں کو اسلام کے اصول و عقائد کے سلسلہ میں متشکک بنایا۔ مستشرقین کے یہ چیلے جب مشرقی ممالک (بالخصوص ہند و پاک اور مصر و لبنان) میں آئے تو انہوں نے اپنے زہریلے قلم اور زبان سے اپنے استادوں کی ترجمانی کی اور علمی اداروں و یونیورسٹیوں کے ماحول کو اسلامی تعلیمات کے حق میں خراب کیا۔ انہوں نے اپنے آپ کو روشن خیال، تجدد پسند، مصلح دین و امت، محقق و مفکر ظاہر کیا اور اپنے طریقۂ کار کو سائنٹیفک اور سیسٹمیٹک بتایا اور اس کے بالمقابل علماء حقانی، سلف صالحین اور مصلحین و مجددین کے طریقہ کو دقیانوسی انتہا پسندانہ نامعقول اور غیر سائنٹیفک اور غیر سیسٹمیٹک بتایا۔

اس سے بھی آگے بڑھ کر اس تحریک کے زیر اثر ہندوستان کی کچھ یونیورسٹیوں میں اسلامک اسٹڈیز کے نام سے ادارے اور تحقیقی مراکز قائم کئے گئے۔ حالانکہ چند یونیورسٹیوں میں دینیات یا اسلامیات یا علوم مشرقیہ یا السنۂ شرقیہ کے نام سے اسلامی علوم کی تعلیمات دی جاتی تھیں جن میں تفسیر و حدیث، تاریخ اسلام، فقہ وغیرہ کی مستند کتابوں (کے متون) کو پڑھایا جاتا ہے۔ اس کے باوجود ان یونیورسٹیوں میں بھی اسلامک اسٹڈیز کے نام سے شعبے قائم کئے گئے۔ اسلامک اسٹڈیز کے نصاب کو یہود و نصاریٰ مستشرقین کے امریکی و مغربی اداروں کے نصاب کے مطابق رکھا گیا۔ قرآن، حدیث و فقہ کے متون (TEXTS) کو نکال دیا گیا اور اس کی جگہ قرآن، حدیث و فقہ کی تدوین کی تاریخوں پر ہی اکتفا کر کے نصاب کو علوم اسلامیہ کی جگہ تاریخ اسلام کا نصاب بنا دیا گیا اور ان میں یہود و نصاریٰ مستشرقین کی کتابوں کو جگہ دی گئی۔ اس کے پیچھے کس اسلام مخالف عالمی تنظیم کا ہاتھ ہو سکتا ہے اس کا اندازہ قارئین ہی کر سکتے ہیں۔

ان اداروں کا مقصد "فری (آزادانہ جستجو) اور سائنٹیفک وسسٹمیٹک ریسرچ کا اصول و باقاعدہ تحقیق" سلف صالحین اور علماء حقانی۔ پابندی لگانا اور اسلام کی تعلیمات ہی قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ بیبا طور پر کہا جاتا ہے کہ اسلامی تحقیقات سے آزاد ہو کر کیا جائے اور اسلام کا کیمسٹری (کیمیا) اور بائیلوجی کی طرح مطالعہ کیا جائے۔ سیرت و درس عقیدے سے الگ ہو کر پڑھا اور پڑھایا

جائے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے (آخری) نبی و رسول ہیں۔ وغیرہ۔

یہ ادارے گاہ بگاہ سیمینار یں اور مجالس مذاکرات منعقد کرتے رہتے ہیں۔ ان سیمیناروں میں اسلامی عقائد و تعلیمات پر دل کھول کر تنقید کی جاتی ہے بلکہ ان کو ذبح کیا جاتا ہے، علماء کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ ان کی تحقیق و علم کی تحقیر کی جاتی ہے۔ ان کو مسجد کا ملا۔ منبر کا واعظ، کٹر اور دقیانوسی بتایا جاتا ہے۔ ان اداروں کے صدر اکثر ایسے لوگ ہیں یا رہے ہیں جو مستشرقین کے خاص شاگرد تھے اور جن میں سے بعض کے پاس صدر اور پروفیسر بننے کے بعد ان کے استاد

- - - - - - - - - - - -

مستشرقین کے تہنیت نامے اور مبارکباد کے خطوط بھی آئے۔ یہ لوگ اپنے نام نہاد استادوں کے نہ صرف ترجمان ہوتے ہیں بلکہ انہیں کے طرز کو اسلام کی تعلیمات اور اس کے عقائد کو مسخ کرنے میں استعمال بھی کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی مجالس میں "عالم" کا لفظ تحقیر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور یہ علماء کو اپنا سب سے بڑا دشمن قرار دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض منافقانہ طور پر علماء کے سامنے "ملا" اور ترقی پسندوں کے سامنے "مفکر و محقق" بن کر دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ عام لوگ ان کو پہچان نہ سکیں اور یہ اپنی بدعقیدگی کا زہر آسانی سے پھیلا سکیں۔

بہرحال ان کا ذاتی کردار کچھ بھی ہو ان کا بنیادی کام اسلامی عقائد و تعلیمات کو مسخ کرنا اور ان میں شکوک و شبہات پیدا کرنا ہے اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے شاید ایسے ہی لوگ متعین کئے گئے ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ برصغیر میں یہ سب کچھ خود مسلمان ہی کرتے ہیں یا اس طرح کئے کہ مسلمانوں سے کرایا جا رہا ہے۔

یہود و نصاریٰ مستشرقین کے ان شاگردوں کا برصغیر میں ایک جدید نعرہ "اجتہاد" ہے۔ ان کے مطابق برصغیر اور دوسرے ممالک میں جہاں مسلمان آباد ہیں (یا ان کی حکومتیں ہیں) موجودہ مسائل کا حل اجتہاد کے ذریعہ کریں۔ جہاں تک نئے مسائل کو قرآن و حدیث کی روشنی میں حل کرنے کا سوال ہے اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ یہ اجتہاد تو علمائے دین کے فرائض و واجبات میں سے ہے لیکن یہ ہندی مستشرقین کہتے ہیں کہ اجتہاد کا حق ہر اس مسلمان کو بلکہ ہر اس شخص کو حاصل ہے جو کہ قرآن کریم کے ترجمے کو کسی بھی زبان میں پڑھ سکتا ہو۔ ان ہندی مستشرقین کے مطابق مجتہد کو عربی زبان میں صرف و نحو، لغت قرآن و علم تفسیر، حدیث آثار صحابہ، علم فقہ، علم عقائد، اصول فقہ، ناسخ و منسوخ وغیرہ علوم جاننے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ نہ ہی یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کسی کے اندر ان علوم کے جاننے کے باوجود نئے مسائل کے استنباط کی صلاحیت بھی ہے یا نہیں۔ اگر کوئی شخص عربی زبان و دیگر علوم ضروریہ حاصل کئے بغیر صرف ترجمۂ قرآن کی مدد سے آیات قرآنیہ میں اپنی رائے زنی کر سکتا ہے تو وہ مجتہد ہو سکتا ہے اور فقہ اسلامی میں اپنی ٹانگ اڑا سکتا ہے۔ حال میں اس ملک میں اسلامیات کی تحقیق کا ایک بڑا ادارہ قائم ہوا ہے جس میں فقہ اسلامی پر تحقیق کا شعبہ بھی ہے اس کے صدر ایک جدید قانون کے پروفیسر (یعنی وکیل صاحب) جو اپنی مسلم پرسنل لا دشمنی کے لئے مشہور ہیں اور ان کی نگرانی میں جو لوگ تحقیق کر رہے ہیں، ان کو عربی زبان' قرآن و دیگر اسلامی علوم سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ یہ ادارہ کروڑوں روپے کی لاگت سے دہلی میں ہندوستان کے ایک بڑے ٹرسٹ کے تحت قائم ہوا ہے۔

یہ ہندی مستشرقین اب اپنے ناپاک ارادوں کو ایک تحریک کی صورت میں پیش کر رہے ہیں اور اس قسم کے مزید اڈے شعبے قائم کرنے کی زبردست جد و جہد کر رہے ہیں۔ علماء کرام کی اس سلسلہ میں جو ذمہ داری ہے اس کا وہ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔

جہاں تک یونیورسٹیوں میں اسلامی علوم کی تعلیم کا سوال ہے' علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ دینیات کا نصاب اب بھی بی۔ اے، و ایم۔ اے دینیات کے نصابات کے لئے معمولی اصلاحات کے بعد ایک نمونہ بن سکتا ہے۔ ذاتی طور پر سر سید احمد خاں مرحوم کے کچھ مذہبی خیالات اس امت کے سواد اعظم سے اور علماء سے کتنے ہی مختلف کیوں نہ ہوں لیکن علیگڑھ میں جب انہوں نے شعبہ دینیات قائم کیا تو اُن ہی علماء کو رکھا جن پر امت کے سواد اعظم کا اعتماد تھا۔ چنانچہ یہ بات مشہور ہے (گو کہ اس وقت راقم السطور کے پاس کوئی تحریری ثبوت نہیں ہے) کہ انہوں نے علی گڑھ کے شعبۂ دینیات میں تعلیم دینے کے لئے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ سے آدمی مانگا تھا انہوں نے اس کام کے لئے اپنے داماد مولانا عبداللہ انصاری صاحب کو آمادہ کر دیا تھا جو کہ علی گڑھ میں دینیات کے پہلے ناظم مقرر ہوئے تھے۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ دینیات کے علاوہ عرب ممالک کی اسلامی یونیورسٹیوں کے نصابات کو بھی سامنے رکھا جا سکتا ہے۔ خود ہمارے ملک میں دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ جن کا معیار تعلیم کسی عرب یونیورسٹی میں پڑھائے جانے والے علوم اسلامیہ کے معیار سے کم نہیں ہے (یا ان جیسی دوسری درسگاہوں) کے نصاب کو بھی سامنے رکھا جا سکتا ہے۔

اس سلسلہ میں علماء کرام سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس طرف متوجہ ہوں اور اس ملک میں اسلامی علوم مسخ کرنے کی جو دجالی سازش کی جا رہی ہے اسکو بے نقاب کریں اور اس سلسلہ میں کوئی مناسب قدم اٹھائیں۔ ہمارے علماء نے ہر مسئلہ میں اس ملک میں بسنے والی امت کی قیادت کی ہے۔ اس سلسلہ میں بھی ان کی قیادت اور عملی اقدام کی سخت ضرورت ہے اور یہ وقت کا اہم تقاضا ہے۔ (بشکریہ الفرقان لکھنؤ)

شہر شہر سے — ترتیب: مدیر معاون

جماعتی کارکن اتحاد و اتفاق کے ساتھ دینی و قومی خدمات جاری رکھیں

پنجاب اور ہزارہ ڈویژن کے مختلف مقامات پر کارکنوں کے اجتماعات سے حضرت الامیر مدظلہ کا خطاب

(رپورٹ: محمد منظور الحق رحمانی)

مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۸۱ء کو حضرت الامیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ صبح چار بجے راولپنڈی تشریف لائے قاری محمد امین کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس کے بعد شیخ القرآن مولانا غلام اللہ صاحبؒ کی تعزیت کے لئے مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار تشریف لے گئے۔ ان کے صاحبزادگان سے ملے اور مولانا غلام اللہ خان صاحب مرحوم کی دینی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔

اسی روز حضرت الامیر ایک ویگن کے ذریعے ہری پور تشریف لے گئے۔ ظہر سے عصر تک حاجی محمد شریف کے مکان پر جماعتی احباب سے ملے۔ نماز عصر کے بعد مدرسہ کے سنگ بنیاد کے سلسلے میں سکندرآباد سے ایک کلو میٹر کے فاصلے پر تشریف لے گئے۔ بوقت مغرب سنگ بنیاد رکھی اور مدرسہ کا نام مخزن العلوم رکھا۔ نماز مغرب اسی پلاٹ میں ادا کی گئی۔ اس وقت جو حضرات موجود تھے مدرسہ کی امداد کے لئے توجہ مبذول کرائی گئی۔ حضرت الامیر نے دامے درمے قدمے سخنے امداد کرتے رہنے کا عزم لیا۔ واپسی کا سفر حضرت نے پیدل کیا آپ کے ساتھ دو سو افراد کا قافلہ سفر کر رہا تھا۔ اس وقت مولانا قاری محمد اجمل صاحب بھی تشریف لائے۔ نماز عشاء کے بعد جامع مسجد سکندرآباد میں باقاعدہ تقریر کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ حضرت الامیر کے خطاب سے قبل مولانا قاری محمد اجمل صاحب نے خطاب فرمایا۔ حضرت الامیر مدظلہ نے ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے رات کو خطاب شروع کیا جو دو بجے رات تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضرت الامیر نے علماء و طلباء کرام کی دستار بندی کرائی اور بخاری شریف کا افتتاح بھی کیا۔ یہاں سے فارغ ہو کر اگلے دن ۲۶ اگست صبح ساڑھے پانچ بجے بذریعہ کار حضرت الامیر مدظلہ، اور مولانا قاری محمد اجمل صاحب اور راقم الحروف ایبٹ آباد، مانسہرہ کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ قافلہ ٹھیک سات بجے صبح ایبٹ آباد جناب نادل خان کے مکان پر پہنچا۔ مقامی جماعتی احباب حضرت الامیر مدظلہ، سے ملے۔ بعدازاں مانسہرہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ایبٹ آباد سے یہ قافلہ گیارہ بجے مانسہرہ پہنچا وہاں دینی مدارس کے اساتذہ و طلبہ کرام استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ ایک مخلص ساتھی کے گھر حضرت الامیر تشریف لے گئے۔ دورہ میں مولانا قاری محمد اجمل صاحب، مولانا قاری فضل الٰہی و معززین مانسہرہ بھی ہمسفر تھے۔ بعد میں حضرت الامیر بمعیت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے مکان پر پہنچے۔ حضرت الامیر نے مولانا غلام غوث ہزاروی کے بھائی مولانا ظفر محمد سے تعزیت کی اور مرحوم کی اہلیہ بیمار تھیں ان کے حق میں دعا کی۔ ایک گھنٹہ قیام کرنے کے بعد یہ قافلہ دو بجے شنکیاری کے لئے روانہ ہوا۔ شنکیاری کی عظیم الشان جامع مسجد میں دور دراز سے لوگ آئے ہوئے تھے بالاکوٹ، جبوڑی، بٹ گرام۔ بعد۔ حضرت الامیر کے خطاب سے قبل مولانا قاری محمد اجمل صاحب نے خطاب فرمایا۔ بعد حضرت الامیر کا خطاب شروع ہوا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ محل و قوع کے مطابق حضرت نے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ شنکیاری کے جماعتی ساتھیوں کو اتفاق و اتحاد سے کام کرنا چاہیئے۔ یہ قافلہ بوقت عصر شنکیاری سے مانسہرہ سے ہوتا ہوا ایبٹ آباد مغرب کے بعد پہنچا۔ ایبٹ آباد میں مدرسہ انوار الاسلام کے ہال میں جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ حضرت الامیر کی تقریر سے قبل دو گھنٹے تک بارش جاری رہی۔ باہر سے آئے ہوئے حضرات حضرت کی تقریر سننے کے لئے بے تاب تھے۔ نماز عشاء کے بعد مولانا قاری محمد اجمل نے مختصر سا خطاب فرمایا۔ اس کے بعد حضرت الامیر کا خطاب مسلسل دو گھنٹے تک جاری رہا۔ حضرت کی تقریر کا عنوان دین کی بقا اور مدرسہ سے تعاون کے

سلسلہ میں تھا۔ ۲۷ اگست کو صبح جناب فضل حسین صاحب جو پشاور سے آئے تھے ان کی کار میں سوار ہو کر پشاور کے لئے روانہ ہوئے۔ حسن آباد میں جناب قاری محمد اجمل صاحب کو لاہور کی جانے والی لاری میں سوار کر دیا گیا اور خیریت کی دعا فرمائی۔ بعدازاں یہ قافلہ ٹھیک دس بجے بدرشی (نوشہرہ) جناب ملک شیر افضل کے مکان پر پہنچا۔ پندرہ منٹ قیام کے بعد پشاور کے لئے روانہ ہوا۔ جناب فضل حسین کے مکان پر حضرت الامیر نے آرام فرمانا چاہا۔ مولانا سید محمد ایوب صاحب بنوری اور جاوید ابراہیم پراچہ آگئے۔ وہ گئے تو شہر سے آگے ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔ حضرت الامیر بوقت ۴ بجے مدرسہ دارالعلوم سرحد میں تشریف لائے۔ بخاری شریف کا افتتاح کیا۔ حضرت الامیر کی افتتاحی تقریر سے قبل مولانا سید محمد ایوب جان بنوری نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد حضرت الامیر نے ایک گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ اس مقدس اجتماع میں صوبہ سرحد کے جماعتی مجلس عاملہ و شوریٰ کے علاوہ معززین شہری بھی شریک تھے۔ حضرت الامیر اجتماع کے بعد فضل حسین کے مکان پر تشریف لائے۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد میں جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ حضرت الامیر مدظلہ نے مجھے بھیجا کہ میں کچھ بیان کروں۔ حضرت کے حکم کے مطابق بیان کیا۔ حضرت الامیر کی تشریف آوری پر نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ جلسہ کی صدارت مولانا سید محمد ایوب جان بنوری امیر صوبہ سرحد نے کی۔ حضرت الامیر کے خطاب سے قبل مختصر سا خطاب حضرت بنوری صاحب نے کیا۔ حضرت الامیر کا خطاب گیارہ بجے شروع ہوا اور ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔

اگلے دن ۲۸ اگست بروز جمعہ چار بجے صبح پشاور سے سوار ہو کر صبح چھ بجے حسن آباد پہنچے۔ مولانا حامد علی نے شہری حضرات کو جمع کر کے مولانا سلمان صاحب طارق کا خطاب شروع کرا رکھا تھا۔ حضرت کے پہنچنے پر مولانا طارق نے اپنا خطاب بند کر دیا۔ اور احقر کو کچھ بیان کرنے کو فرمایا۔ احقر نے آدھ گھنٹہ تک بیان کیا۔ حضرت الامیر نے منبر پر تشریف لائے۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک خطاب فرمایا۔ تقریر کے بعد مولانا حامد علی صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ ٹھیک نو بجے صبح حسن آباد سے روانہ ہوئے۔ سفر میں تلاوت قرآن پاک اور ذکر اللہ پڑھتے ہوئے گیارہ بجے جہلم پہنچے۔ حضرت الامیر کا ارادہ تھا کہ دینہ کے ساتھی جہلم آگئے تو جمعہ دینہ میں پڑھیں گے۔ مگر جہلم پہنچنے پر معلوم ہوا کہ گوجرانوالہ ساتھیوں نے اشتہار چھپوا کر تمام علاقوں میں بھیج دیا۔ حاجی محمد ابراہیم اور مولانا قاری عبدالقدوس قارن ناظم مدرسہ نصرت العلوم کار لے کر جہلم پہنچ گئے۔ حضرت الامیر گوجرانوالہ میں ایک بج کر چالیس منٹ پر پہنچے۔ پچاس منٹ پر خطاب شروع فرمایا۔ پونے تین بجے تک خطاب جاری رہا۔ گوجرانوالہ کی عظیم الشان جامع مسجد میں اتنا بڑا اجتماع اس سے قبل دیکھنے میں نہیں آیا۔ نماز عصر کے بعد مسجد مجددیہ سراجیہ گرجاکھ میں خطاب فرمایا۔ نماز مغرب کے بعد جامعہ قاسمیہ رتہ روڈ میں خطاب فرمایا۔ نماز عشاء کے بعد حضرت الامیر کی گاڑی جہلم اور دینہ کے لئے روانہ ہوئی۔ ساڑھے دس بجے رات جہلم پہنچ کر صرف بیس منٹ آرام کر کے دینہ کے لئے روانہ ہوئے۔ گیارہ بجے رات کو دینہ کی جماعت اور معززین شہری حضرات کے استقبال کے لئے سڑک پر تھے۔ حضرت پہنچے ہی تھے تو نعروں سے شہر میں ہلچل پڑ گئی۔ تمام حضرات مسجد مہاجرین میں جمع ہونے لگے۔ حضرت والا کا خطاب پونے بارہ بجے شروع ہوا۔ ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ یہ اجتماع بھی دینی مدرسہ کے زیر اہتمام تھا۔ حضرت الامیر نے اپنے خصوصی انداز میں مدرسہ کی مالی اعانت کے سلسلہ میں توجہ مبذول فرمائی۔ الحمدللہ اسی وقت کافی امداد ہو گئی۔ یہ قافلہ ٹھیک دو بجے رات کو دینہ سے روانہ ہوا۔ جہلم میں کچھ دیر آرام کرنے کے بعد ساڑھے تین بجے صبح مورخہ ۲۹ اگست کو جہلم سے روانہ ہوا۔ چھ بجے صبح بفضل تعالیٰ لاہور پہنچا۔

۲۹ اگست کا اجلاس مجلس عاملہ کا دس بجے دن شروع ہوا۔ دوسرا اجلاس بعد نماز عشاء شروع ہوا جو کہ ۳۰ اگست ساڑھے تین بجے صبح تک جاری رہا۔

صبح چھ بجے حضرت الامیر شیرانوالہ سے ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب کے مکان پر تشریف لائے۔ لاہور کے معززین حضرات سے ملاقاتیں جاری رہیں۔ ٹھیک ایک بجے دن لاہور سے سرگودھا کے لئے روانہ ہوئے تمام سفر میں تلاوت قرآن پاک اور ذکر جاری رہا۔ چنیوٹ سے دس میل پہلے ایک جگہ ظہر کی نماز پڑھی اور کھانا کھایا اور آدھ گھنٹہ آرام کیا۔ پھر سفر تسلسل سے جاری رہا۔ چھ بجے شام سرگودھا حاجی فرزند علی کے مکان پر پہنچے۔ حضرت الامیر کے پہنچتے ہی جماعتی ساتھی جمع ہونے لگے۔ اور شہر میں بعد نماز عشاء جامع مسجد بلاک ۱۲ میں جلسہ عام ہونے کا اعلان ہو گیا۔ پروگرام کے مطابق حضرت الامیر جامع مسجد میں تشریف لائے مسجد کا صحن مکمل طور پر غلامان محمدؐ سے بھرا ہوا تھا۔ حضرت کی تقریر سے قبل نعروں سے فضا کو معطر کر دیا گیا۔ حضرت الامیر کا خطاب دو گھنٹے تک جاری رہا۔

۳۱ اگست ۹ بجے صبح حضرت الامیر کی قیادت میں حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رائے پوری کے مکان پر تشریف لائے مولانا رائے پوری بیمار تھے تیمار داری کی۔

اس کے بعد سرگودھا سے جھاوریاں کے لئے روانہ ہوئے۔ گیارہ بجے جھاوریاں پہنچے۔ جھاوریاں میں اتنا بڑا اجتماع اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ حضرت الامیر کی زیارت کے لئے دور دراز علاقوں سے عورتیں، مرد، بچے بوڑھے حتیٰ کہ شہر کے مکانوں کی چھتوں پر ہجوم تھا۔ حضرت الامیر جب مسجد میں تشریف لائے تو اتنی بڑی مسجد کے صحن میں پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں تھی۔ اندر باہر لوگ تھے۔ اس موقع پر حضرت کا خطاب عجیب کیفیت کا تھا۔ حضرت کا بیان تھا "مولانا مولا بخش کی موت ایک بہت بڑا سانحہ تھا" تقریر کے بعد مولانا مولا بخش کے صاحبزادے کو دستار بندی کرائی۔ ان کے علاوہ مدرسہ کے اساتذہ و طلباء و معاونین کو بھی دستار بندی کرائی۔ آخر میں حضرت الامیر مولانا مولا بخش کے گھر تشریف لے گئے۔ بچیوں کے سر پر ہاتھ رکھا اور صبر جمیل کی ترغیب دی۔

ساڑھے تین بجے دن یہ قافلہ جھاوریاں سے چک ۴۷ نزد سرگودھا پہنچا۔ وہاں کے حضرات صبح دس بجے سے انتظار میں تھے حضرت الامیر نے عصر کی نماز کے بعد خطاب فرمایا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ بعدہ ایک نوجوان ساتھی کی دستار بندی کرائی گئی۔ نماز مغرب کے قریب یہ قافلہ سرگودھا سے فیصل آباد کے لئے روانہ ہوا ۸ بجے رات فیصل آباد پہنچے۔ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب انوری کی جامع مسجد انوری میں بہت بڑے جلسہ کا اہتمام تھا۔ جب حضرت کی گاڑی مسجد والی گلی میں آئی تو پروانوں کی طرح لوگ اکٹھے ہو گئے اور نعرۂ تکبیر سے فضا گونج گئی۔ حضرت الامیر کا خطاب رات کے ایک بجے تک رہا۔

یکم ستمبر کو حضرت الامیر اپنا تفصیلی دورہ مکمل کر کے فیصل آباد سے خانپور کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت الامیر مدظلہ نے ملتان چھاؤنی اسٹیشن پر آتے ہوئے حضرات سے خطاب فرمایا۔

مولانا محمد اسحٰق المدنی کی
دبئی سے وطن تشریف آوری

لاہور (نامہ نگار) اسلامک مشن برائے متحدہ عرب امارات کے رکن اور آزاد کشمیر کے صاحب قلم و مصنف عالم دین مولانا محمد اسحٰق خان المدنی جو کہ آزاد کشمیر کی اسلامی نظریاتی کونسل کے بھی ایک ممتاز رکن ہیں کوئی تین ہفتے کی رخصت پر وطن واپس تشریف لا رہے ہیں۔ پروگرام کے مطابق مولانا مدنی ۲۹ ستمبر بروز بدھ بذریعہ پی۔ آئی۔ اے شام کو دبئی سے اسلام آباد پہنچیں گے، جہاں سے اگلے ہی روز آپ آزاد کشمیر روانہ ہو جائیں گے۔ اپنے قیام کے دوران مولانا مدنی آزاد کشمیر اور پاکستان کے بعض علاقوں میں مختلف علمی و دینی پروگراموں میں بھی حصہ لیں گے۔

جھنگ میں مذہبی تنظیم کا قیام

مدرسۃ العلوم الشرعیہ جھنگ صدر میں ہم خیال علماء کا ایک اجلاس ہوا جس میں مسلکی خدمات سرانجام دینے کے لئے مذہبی تنظیم جمعیۃ المؤمنین والمسلمین قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب کئے گئے،

صدر	مولانا سید صادق حسین شاہ فاضل دیوبند
ناظم اعلیٰ	مولانا محمد ذکاء اللہ
ناظم نشر و اشاعت	حافظ عبد الرشید
خازن	مولانا حافظ محمد اشرف

مولانا محمد شریف جالندھری
کی وفات پر اظہار رنج

مجلس خدام صحابہؓ جلال پور پیروالا کا ایک اجلاس قاری محمد یعقوب نقشبندی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مدرسہ خیر المدارس ملتان کے مہتمم مولانا محمد شریف جالندھری کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا گیا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

—:—

ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ ضلع جھنگ کے اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کے امیر حضرت مولانا مولا بخش مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور مرحوم کی علمی، دینی و قومی خدمات پر خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔

—:—

تنظیم اہلسنت والجماعت اسلام پورہ لاہور-۱ کے سیکرٹری جنرل جناب حافظ عبد الحفیظ بھیردی نے مدرسہ خیر المدارس ملتان کے مہتمم حضرت مولانا محمد شریف جالندھری کی وفات پر اظہار غم کرتے ہوئے کہا ہے کہ موصوف نے دین کی جتنی خدمت کی ہے وہ رہتی دنیا تک قائم و دائم رہے گی۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحوم کو کروٹ کروٹ سکون نصیب فرمائے۔ آمین

رجسٹری کہاں گئی؟

مکرمی! بندہ نے ایک عدد کیسٹ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۸۱ء کو بنام مولانا عبد المختار صدیقی خطیب جامع مسجد ریلوے اسٹیشن ہریا۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات بذریعہ ڈاک رجسٹری ارسال کیا تھا جس کی رسید نمبر ۸۰ ہے مگر چھ ماہ کا عرصہ گذرنے کے باوجود آج تک اپنی منزل کو وہ کیسٹ نہیں پہنچ سکی۔ کئی بار تحریری درخواستوں اور زبانی طور پر مقامی

پوسٹ ماسٹر جلالپور پیروالا کی توجہ مبذول کرائی گئی مگر ابھی تک کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ آپ کے موقر جریدہ کی وساطت سے محکمۂ ڈاک کے اعلیٰ حکام سے گذارش ہے کہ تحقیق فرمائیں کہ رجسٹری کہاں رہ گئی؟ امید ہے حکام بالا توجہ فرمائیں گے۔

عبد الرحمٰن جامی النقشبندی
محلہ نقشبندیہ، جلال پور پیروالہ
تحصیل شجاع آباد (ملتان)

انتقال پرملال

کمالیہ: حضرت مولانا محمد اختر صدیقی مہتمم مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ کی خوشدامن صاحبہ گذشتہ دنوں انتقال فرما گئیں۔ ان کے انتقال پر مدرسہ عربیہ نعمانیہ۔ مدرسہ عربیہ تجوید القرآن۔ مسجد نیم والی اور دیگر مدارس میں قرآن خوانی کی گئی۔

نظام العلماء کمالیہ کے رہنماؤں پیر جی مولانا عبدالحکیم۔ حاجی غلام رسول محبوب الرحمٰن ظفر بابا شوکت علی اور دیگر کارکنوں نے اظہار تعزیت کیا۔

دعائے صحت کی استدعا

محمد اقبال اختر کھاکھی بستی بہار کھاکھی کی بھائی اور حاجی عبدالحکیم ناظم بستی نظام العلماء کی زوجہ محترمہ آپریشن کی وجہ سے کچھ عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ قارئین کرام سے دعائے صحت کاملہ وعاجلہ کی درخواست ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کا انتخاب

مجلس تحفظ ختم نبوت پنو عاقل کا ایک اجلاس مسجد نور میں منعقد ہوا جس میں مقامی مجلس کے مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے:

امیر: مولانا نذیر حسین

نائب امیر مولانا عبدالواحد
ناظم عمومی عبدالرحمٰن شیخ
ناظم نشر واشاعت مولانا غلام اللہ
خازن بہرام خان سوہو

اجلاس میں متعدد تبلیغی اجتماعات کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔

انجمن تہذیب البیان خار باجوڑ

مدرسہ انوار العلوم خار باجوڑ کے طلبہ نے انجمن تہذیب البیان کے نام سے اپنی تنظیم قائم کی ہے جس کے تحت طلبہ کی تقریری مشق کے لئے اجتماعات منعقد کئے جائیں گے۔ انجمن کے عہدیدار درج ذیل ہوں گے۔

صدر مولوی محمد حکیم
نائب صدر سعید اللہ
ناظم اعلیٰ غلام حبیب مامون
نائب ناظم محمد نعیم
ناظم نشر واشاعت شریف اللہ شریف
خازن محمد نواب افغانی

مولانا قائم الدینؒ کو خراج عقیدت

گذشتہ دنوں مکی مسجد میں حضرت مولانا قائم الدین مرحوم سابق سیکریٹری جنرل (کالعدم) جمعیۃ علماء اسلام ضلع نوابشاہ کی وفات حسرت آیات پر ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا عبدالحی صاحب امیر (کالعدم) جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ نے سرانجام دیے۔ ایک قرارداد میں حضرت مولانا مرحوم کے بس کے حادثہ میں جاں بحق ہونے پر اظہار رنج وغم کیا گیا۔ مختلف مقررین نے ان کو سیاسی اور سماجی خدمات کیلئے خراج عقیدت پیش کیا۔

ادارہ ہفت روزہ ترجمان اسلام کے ناظم سرکولیشن جناب مولانا محمد منظور الحق صاحب رحمانی گجرات جھنگ۔ فیصل آباد اور سرگودھا کے اضلاع کے دورہ پر ہیں۔ احباب و ایجنسی ہولڈر حضرات ان سے بھرپور تعاون فرمائیں۔ (ادارہ)

دعائے صحت کی استدعا

ترجمان اسلام کے مدیر معاون زاہد بلند شہری کی والدہ ماجدہ عرصہ ۲ سال سے جوڑوں کے درد میں مبتلا ہیں۔

اکابر اور قارئین کرام سے استدعا ہے کہ وہ موصوف کی والدہ محترمہ کے لئے خصوصی دعائے صحت کاملہ وعاجلہ فرمائیں۔ آمین

مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم (رجسٹرڈ)
کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ فون ۹
کتابت شفاق

• تقریباً ۸ کنال رقبہ پر مشتمل عمارات میں ۲۱ تجربہ کار مدرسین کی نگرانی میں تقریباً چھ صد مقامی و مسافر طلبہ قرآن مجید حفظ و ناظرہ با تجوید، پرائمری، خطاطی، ابتدائی عربی فارسی تا دورۂ حدیث تمام درجات میں مصروف تعلیم ہیں
• مسافر طلبہ کے قیام طعام و دیگر مناسب ضروریات کا مکمل
• تقریباً ۲ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ

(مولانا) عبدالجلیل ناظم مدرسہ مظاہر العلوم رجسٹرڈ کوٹ ادو

زاہد بلند شہری

رائے ونڈ میں

دس لاکھ حق پرست فرزندانِ توحید

لاکھوں فرزندانِ توحید کلمہ طیبہ اور درود پاک کا ورد کرتے ہوئے ضلع لاہور میں شامل دیہی علاقے رائے ونڈ میں جمع ہیں۔

خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے دنیا و مافیہا سے بے فکر اس بیابان میں جمع ہیں ——— دنیاوی تکالیف ان کے نزدیک ہیچ ہیں ——— اللہ کے راستے میں نکلنے والے یہ لاکھوں عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم امتِ مرحومہ کے ہر فرد کو اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ توشۂ آخرت ساتھ لے جانے کے لئے انہیں رضامند کر رہے ہیں ——— دنیا کا وہ کون سا خطہ ہے جہاں سے تبلیغ کے اس جہاد عظیم میں شرکت کے لئے نہ آئے ہوں ——— دنیا کے پانچ براعظموں سے کلمۂ توحید اور تبلیغ اسلام کے لئے اکٹھے ہونے والے یہاں تین روز تک ہمہ وقت عبادت الٰہی میں مصروف ہیں۔ ذکر اللہ تلاوت قرآن، نوافل اور تبلیغ جاری ہے ایسا روح پرور منظر کعبہ اللہ کے بعد شاید ہی دیکھنے میں آئے۔

انہیں کسی اشتہار، لالچ، ترغیب اور دباؤ نے آنے کے لئے مجبور نہیں کیا ——— قربتِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے رائے ونڈ کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں۔

اللہ کی راہ میں قیمتی وقت کے علاوہ کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں ——— اپنا کھاتے ہیں ——— اپنا پیتے ہیں ——— تحمل اور بردباری کی انتہا ہے۔

چہروں پر نور اور زبانوں پر درود ہے ——— عبادت و ریاضت میں سبقت لے جانا چاہتے ہیں ——— فرزندانِ توحید تزکیہ نفس کے بعد ——— بیوی بچوں سے دور...... گھر سے دور...... بہت دور...... تبلیغ کے لئے جائیں گے۔

اللہ رب العزت کی رحمتیں ان کے ساتھ ہوں گی ——— اور کیوں نہ ہوں ——— اللہ ہی کے راستے میں تو نکل رہے ہیں دنیا کی بجائے دین کو ترجیح دے رہے ہیں۔

ان کے نزدیک صرف اور صرف مقصد تبلیغ ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی تبلیغ، باعمل تبلیغ ——— ان کے قول و فعل میں قطعاً تضاد نہیں ہے ——— ظاہر و باطن ایک ہے

یہ فرقہ پرستی نہیں جانتے قرآن و سنت کے تابع ہیں لباس و گفتگو میں تصنع نہیں ہے سادہ ہیں ——— بالکل سادہ۔ ایک مختصر سے بستر، چند ضروری اشیاء کے ساتھ ——— راہ حق میں رواں دواں ہیں۔

ہے کوئی ان کا ساتھ دے!
آخرت کے لئے زادِ راہ تیار رکھے!

ہفت روزہ ترجمان اسلام
کے ناظم امور مالیات

مولانا غلام اکبر سلیمانی

ترجمان اسلام کے بقایاجات کی وصولی کے سلسلہ میں صوبہ سندھ کے تفصیلی دورہ پر ہیں۔ احباب و ایجنسی ہولڈر حضرات مخلصانہ تعاون فرمائیں تاکہ ہفت روزہ ترجمان اسلام کی معاشی و مالی حیثیت مستحکم ہو سکے۔ (ادارہ)

جواب طلب امور کے لئے جوابی خط
ضرور ارسال کریں
بصورت دیگر تعمیل نہ ہوگی۔
سید مظہر علی